میرے دل کی آہیں

نعت مناجات نظموں کا نیا خزانہ

اللہ جل جلالہ

مصنف

محترم ریحان صاحب

میرے دل کی آہیں

نظموں نعتوں اور غزلوں کا نیا خزانہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ پاک کا بے حد کرم احسان مجھ ناچیز پر یہ ہوا

کہ اللہ پاک نے مجھے یہ کتاب لکھنے کی توفیق عطا فرمائی

بہت سارے لوگوں نے گزارش کی تھی کہ اپ نعت نظم مناجات پہ کوئی کتاب لکھے

تو اللہ تعالی کے فضل سے یہ کتاب آپ کے لیے تیار کی گئی ہے

اور اس کتاب میں نئی نئی نعتیں نظمیں اور غزلیں لکھی گئی ہے

اللہ تعالی سے دعا ہے

اللہ تعالی اس کتاب کو ہمارے لیے آخرت میں صدقہ جاریہ کا ذریعہ بنائے

اللہ تعالی ہماری دین کی محنتوں کو قبول فرمائے

آمین یا رب العالمین

مصنف

محترم ریحان صاحب

میرے دل کی آہیں

ایاک نعبد و ایاک نستعین

ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں

میرے دل کی آہیں

إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ

ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں

میرے دل کی آہیں

إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ

ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں

جب یاد ستاتی ہے ان کی

جب یاد ستاتی ہے ان کی، دل خون کے انسو روتا ہے
ساری رات تڑپتے ہیں عاشق ، جب سارا عالم سوتا ہے
جب یاد ستاتی ہے ان کی

جسے عشق حقیقی مل جائے ، ڈرتا وہ نہیں انگاروں سے
جسے عشق حقیقی مل جائے ، ڈرتا وہ نہیں انگاروں سے
کہتے تھے بلال حبشی یہ ، تم کر لو جو کچھ کرنا ہے

جب یاد ستاتی ہے ان کی، دل خون کے انسو روتا ہے
ساری رات تڑپتے ہیں عاشق ، جب سارا عالم سوتا ہے
جب یاد ستاتی ہے ان کی

جب آکے امیہ نے یہ کہا ، اب چھوڑ دو کلمہ احمد کا
جب آکے امیہ نے یہ کہا ، اب چھوڑ دو کلمہ احمد کا
عاشق یہ پکارا کرتا ہے ، یہ عشق نرالا کھوتا ہے

جب یاد ستاتی ہے ان کی، دل خون کے انسو روتا ہے
ساری رات تڑپتے ہیں عاشق ، جب سارا عالم سوتا ہے
جب یاد ستاتی ہے ان کی

جب یاد ستاتی ہے ان کی, دل خون کے انسو روتا ہے
ساری رات تڑپتے ہیں عاشق , جب سارا عالم سوتا ہے
جب یاد ستاتی ہے ان کی

عاشق ہے جو کملی والے کا , کیا غم ہے انہیں طوفانوں کا
عاشق ہے جو کملی والے کا , کیا غم ہے انہیں طوفانوں کا
دشمن جو ہوتا ہے ان کا , وہ اپنا ہی کچھ ہوتا ہے

اقا جو بلائے روزے پر , جا کر یہ کہوں دربانوں سے
اقا جو بلائے روزے پر , جا کر یہ کہوں دربانوں سے
مجھے چومنے دو ان جالیوں کو , کب روز کا انا ہوتا ہے

جب یاد ستاتی ہے ان کی, دل خون کے انسو روتا ہے
ساری رات تڑپتے ہیں عاشق , جب سارا عالم سوتا ہے
جب یاد ستاتی ہے ان کی

جب نعت محمد سنتے ہیں , دیوانے مچل ہی جاتے ہیں
جب نعت محمد سنتے ہیں , دیوانے مچل ہی جاتے ہیں
کہتے ہیں لگا کر وہ نعرے , دل دید کے خاطر روتا ہے

جب یاد ستاتی ہے ان کی, دل خون کے انسو روتا ہے
ساری رات تڑپتے ہیں عاشق , جب سارا عالم سوتا ہے
جب یاد ستاتی ہے ان کی

مناجات

اپ کے قرب کا راستہ چاہیے سخت گرمی ہے تازہ ہوا چاہیے
مجھ کو کوئی سہارا میسر نہیں یا الہی تیرا اسرا چاہیے

مجھ کو کوئی سہارا میسر نہیں یا الہی تیرا اسرہ چاہیے
مجھ کو کوئی سہارا میسر نہیں یا الہی تیرا اسرہ چاہیے

کیا خبر ختم ہو جائے کب زندگی , اور اٹھانی پڑے مجھ کو شرمندگی
دور کر دے خدا مجھ سے آوارگی , میں ہوں بھٹکا ہوا راستہ چاہیے

اپ کے قرب کا راستہ چاہیے سخت گرمی ہے تازہ ہوا چاہیے
مجھ کو کوئی سہارا میسر نہیں یا الہی تیرا اسرا چاہیے

خود پسندی کی عادت چھڑا دیجیے , اہل تقوی سے مجھ کو بنا دیجیے
میرا سویا مقدر جگا دیجیے , میں ہوں بیمار مجھ کو شفا چاہیے

اپ کے قرب کا راستہ چاہیے سخت گرمی ہے تازہ ہوا چاہیے
مجھ کو کوئی سہارا میسر نہیں یا الہی تیرا اسرا چاہیے

رب کعبہ کا ہو جائے مجھ پر کرم , اور کرتا پھروں میں طواف حرم
سبز گنبد پہ میرا نکل جائے دم , اک گنہگار کو اور کیا چاہیے

اپ کے قرب کا راستہ چاہیے سخت گرمی ہے تازہ ہوا چاہیے
مجھ کو کوئی سہارا میسر نہیں یا الہی تیرا اسرا چاہیے

ازمائش کے قابل نہیں ہم خدا , سرتپا ہم ہیں مولا خطا ہی خطا
عدل کا ضبط ہم میں نہیں کبریا , ہم کو بس تیرا فضل و عطا چاہیے

اپ کے قرب کا راستہ چاہیے سخت گرمی ہے تازہ ہوا چاہیے
مجھ کو کوئی سہارا میسر نہیں یا الہی تیرا اسرا چاہیے

اے ریحان اپنے عصیاں پے توبہ کرو , اشک باری کرو دل کو ہلکا کرو
فکر دنیا نہیں فکر عقبہ کرو , گر تمہیں بھی کوئی مرتبہ چاہیے

اپ کے قرب کا راستہ چاہیے سخت گرمی ہے تازہ ہوا چاہیے
مجھ کو کوئی سہارا میسر نہیں یا الہی تیرا اسرا چاہیے

طالب دعا
ریحان

بظاہر تو یہ دنیا

بظاہر تو یہ دنیا خوبصورت ہے سہانی ہے
بقا اس کو نہیں حاصل یہ دنیا دار فانی ہے

کبھی اترا کے چلتا ہے , کبھی بلجا کے چلتا ہے
کبھی بلجا کے چلتا ہے, کبھی اترا کے چلتا ہے
کبھی اترا کے چلتا ہے , کبھی بلجا کے چلتا ہے
کبھی بلجا کے چلتا ہے
تو جس پر ناز کرتا ہے , یہ دو روزہ جوانی ہے

بظاہر تو یہ دنیا خوبصورت ہے سہانی ہے
بقا اس کو نہیں حاصل یہ دنیا دار فانی ہے

نہ ہو مغرور دولت کے نشے میں , اے میرے بھائی
میرے بھائی نہ ہو مگر اور دولت کے نشے میں تو
نہ ہو مغرور دولت کے نشے میں , اے میرے بھائی
نشے میں اے میرے بھائی
نہیں رہتی کسی کے پاس دولت, آنی جانی ہے

بظاہر تو یہ دنیا خوبصورت ہے سہانی ہے
بقا اس کو نہیں حاصل یہ دنیا دار فانی ہے

اگر تو خود کو کہتا ہے , میرے آقا کا دیوانہ
میرے مولا کا دیوانہ , اگر تو خود کو کہتا ہے
اگر تو خود کو کہتا ہے , میرے آقا کا دیوانہ
میرے مولا کا دیوانہ
تو پھر داڑھی کے بارے میں , یہ کیسی آنا کانی ہے

بظاہر تو یہ دنیا خوبصورت ہے سہانی ہے
بقا اس کو نہیں حاصل یہ دنیا دار فانی ہے

ہمیشہ کامیابی نے , اسی کے پاؤں چومے ہیں
قدم اس کے ہی چومے ہے , ہمیشہ کامیابی نے
ہمیشہ کامیابی نے , اسی کے پاؤں چومے ہیں
قدم اس کے ہی چومے ہے
محمد مصطفی کی بات , جس انسان نے مانی ہے

بظاہر تو یہ دنیا خوبصورت ہے سہانی ہے
بقا اس کو نہیں حاصل یہ دنیا دار فانی ہے

وہی اللہ کے محبوب کا , محبوب ہے محسن
وہی محبوب ہے اللہ کا , محبوب کا محسن
وہی اللہ کے محبوب کا , محبوب ہے محسن
وہی محبوب ہے محسن
کہ جس مومن کی پیشانی پہ , سجدوں کی نشانی ہے

مدتوں سے ترستا ہو میں

مدتوں سے ترستا ہوں میں اس جگہ حاضری کے لیے
پر بچھاتے ہیں خود سے جہاں عاشقان نبی کے لیے
مدتوں سے ترستا ہوں میں

جن کا دیدار مد بن کرے جن کی تعریف دشمن کرے
جن کی تعریف دشمن کرے
دیکھنے کو جسے من کرے , روح کی تازگی کے لیے

مدتوں سے ترستا ہوں میں اس جگہ حاضری کے لیے

ان کا رتبہ ہے افضل ترین , رشک کرتا ہے عرش بری
رشک کرتا ہے عرش بری
حق تعالی بلائے جسے , مسجد دوستی کے لیے

مدتوں سے ترستا ہوں میں وہ جگہ حاضری کے لیے

ان کا اعجاز قران ہے , جو فرشتوں کا مہمان ہے
جو فرشتوں کا مہمان ہے
غیر ممکن ہے نعت اپ کی , ہر کسی ادمی کے لیے

مدتوں سے ترستا ہوں میں اس جگہ کے لیے
پر بچھاتے ہیں قدسی جہاں , عاشقان نبی کے لیے

غار میں ان کی سرگوشیاں , پیاری پیاری سی خاموشیاں
پیاری پیاری سی خاموشیاں
ہو رہی تھی یہ تیاریاں , دین کی سروری کے لیے

مدتوں سے ترستا ہوں میں اس جگہ حاضری کے لیے

دو جہاں کی حکومت کرے , انبیاء کی امامت کرے
انبیاء کی امامت کرے
کیوں نہ ہم ان کی اطاعت کریں , اپنے رب کی خوشی کے لیے

مدتوں سے ترستا ہوں میں اس جگہ حاضری کے لیے

میرے جذبات ہیں مشتعل , ہے طبیعت میری مضمحل
ہے طبیعت میری مضمحل
ہو نگاہ کرم مستقل, اپنے اس امتی کے لیے

مدتوں سے ترستا ہوں میں تو جگہ کے لیے

میرے اپنے بھی اغیار ہیں , زندگی میری دشوار ہے
زندگی میری دشوار ہے
اک نگاہ کرم چاہیے , مقصد زندگی کے لیے

مدتوں سے ترستا ہوں میں تو جگہ کے لیے

قلب محسن پریشان ہے , کون لیتا ہے اس کی خبر
کون لیتا ہے اس کی خبر
کوئی مشکل نہیں ہے مگر , دو جہاں کے غنی کے لیے

کہانی ہو نہیں سکتی

کہانی ہو نہیں سکتی فسانہ ہو نہیں سکتا
صدیقہ اور مصطفی جیسا یارانہ ہو نہیں سکتا

لٹا کر اپنا تن من دھن , کہاں صدیق اکبر نے
لٹا کر اپنا تن من دھن کہاں صدیق اکبر نے
رضائے مصطفی جیسا خزانہ ہو نہیں سکتا

کہانی ہو نہیں سکتی فسانہ ہو نہیں سکتا
صدیقہ اور مصطفی جیسا یارانہ ہو نہیں سکتا

نبی ہے محترم سارے, سبھی کا دور اعلی ہے
نبی ہے محترم سارے سبھی کا دور اعلی ہے
محمد مصطفی جیسا , زمانہ ہو نہیں سکتا

کہانی ہو نہیں سکتی فسانہ ہو نہیں سکتا
صدیقہ اور مصطفی جیسا یارانہ ہو نہیں سکتا

سلا کے روضے میں شیخین ,کو ہے حیدر نے بتلایا
سلا کے روضے میں شیخین ,کو ہے حیدر نے بتلایا
جڑا جو ان کے در سے وہ , بیگانہ ہو نہیں سکتا

کہانی ہو نہیں سکتی فسانہ ہو نہیں سکتا
صدیقہ اور مصطفی جیسا یارانہ ہو نہیں سکتا

جہاں بھر کے نواسوں میں , نواسے ان کے پیارے ہیں
جہاں بھر کے نواسوں میں , نواسے ان کے پیارے ہیں
محمد سا حسین کوئی بھی نانا ہو نہیں سکتا

کہانی ہو نہیں سکتی فسانہ ہو نہیں سکتا
صدیقہ اور مصطفی جیسا یارانہ ہو نہیں سکتا

وہ گھر ریحان پیارا ہے , جہاں عائشہ اور زہرا ہے
وہ گھر ریحان پیارا ہے , جہاں عائشہ اور زہرا ہے
زمانے بھر میں وہ ایسا , گھرانہ ہو نہیں سکتا

کہانی ہو نہیں سکتی فسانہ ہو نہیں سکتا
صدیقہ اور مصطفی جیسا یارانہ ہو نہیں سکتا

طالب دعا
ریحان

قران کی باتیں

اے مومنو کرتے رہو قران کی باتیں
قران کی باتیں مسلمان کی باتیں
اے مومنو کرتے رہو قران کی باتیں

قران ہی ہادی ہے ہدایت بھی ہدا بھی
قران مداوائے مرض بھی ہے دعا بھی
قران میں موجود ہے مومن کی غذا بھی
قران ہی کامل ہے صداقت کا امین بھی
قران سے وابستہ ہے ایمان و یقین بھی
ہے جا بجا قران میں احسان کی باتیں

اے مومنو کرتے رہو قران کی باتیں

قران سے معمور ہے جس شخص کا سینہ
بس اس کے ہی دامن میں ہے رحمت کا خزینہ
حالات کی لہروں میں نہ ڈوبے گا سفینہ
ہے پاس اگر آیتیں قران کا زینہ
قران نہیں پاس تو کیا جینے میں جینا
قران میں موجود ہے جینے کا قرینہ
قران میں ہے دوستوں ایمان کی باتیں

اے مومنو کرتے رہو قران کی باتیں

جس شخص نے قران کو سینے میں بسایا
فردوس معلی میں مقام اپنا بنایا
دس اہل جہنم کی سفارش وہ کرے گا
فردوس میں لے کر کے انہیں ساتھ چلے گا
قران پڑھا جس نے وہ مقبول بنے گا
ایمان کی انکھوں میں وہ مقبول بنے گا
قران میں ہے دوستوں رحمان کی باتیں

اے مومنو کرتے رہو قران کی باتیں

کہ جس وقت عمر لے کے چلے ہاتھ میں شمشیر
پاؤں میں عمر کی تھی پڑی کفر کی زنجیر
قران کے لفظوں میں ہے ایمان کی تاثیر
طہ کی جو آیات پڑھی ہو گئی تطہیر
خطاب کے بیٹے ہوئے یوں صاحب توقیر
اور ہو گئے سرکار دو عالم کے بغل گیر
کیا خوب ہے قران میں فیضان کی باتیں

اے مومنو کرتے رہو قران کی باتیں

جس شخص کی اولاد ہوئی حافظ قران
محشر میں ملے گا اسے اک تاج کا نقشہ
چمکے گا وہ جیسے ہو کوئی نیر تاباں
احباب یہ بول اٹھیں گے ہو کر کے پشیماں
ہو جاتے جو ہم زیست میں وابستئے قران
ہو جاتی ہماری بھی سبھی مشکل اسان
سمجھے نہ مگر ہم کبھی قران کی باتیں

اے مومنو کرتے رہو قران کی باتیں

قران میں تطہیر رزائل بھی ہے موجود
قران میں لطائف و فضائل بھی ہیں موجود
قران میں احکام مسائل بھی ہیں موجود
قران میں جینے کے مسائل بھی ہیں موجود
سرکار دو عالم کے شمائل بھی ہیں موجود
قران میں بزرگوں کے خصائل بھی ہے موجود
قران میں ہے در اصل بڑی شان کی باتیں

اے مومنو کرتے رہو قران کی باتیں

افسوس اگر بھول گیا ہے یہ مسلمان
ارشاد نبی خیر کم من علم القرآن
دس نیکیاں ہر حرف پے پاتا ہے مسلمان
یوں قابل صد رشک ہیں ہر عاملے قران
ہر قاریے قران کا ہے اللہ کا دربا
ہر کوچئے بازار میں ہے محسن کا اعلان
ہو کاش سبھی ہونٹوں پہ قران کی باتیں

اے مومنو کرتے رہو قران کی باتیں
قران کی باتیں مسلمان کی باتیں
اے مومنو کرتے رہو قران کی باتیں

طالب دعا
ریحان

قدم ہے بلال آج

قدم ہے بلال آج چلنے سے آری , لو اب الوداع الوداع ہے ہماری

لو یہ میرا قران لو یہ میری سنت , دکھلائے گی تم کو اب راہ جنت
لو یہ میرا قران لو یہ میری سنت , دکھلائے گی تم کو اب راہ جنت
پڑے جو مصیبت تو صبر تم اٹھانا , مگر دل کسی کا نہ ہر گز دکھانا
یہی یاد رکھنا نصیحت ہماری, لو اب الوداع الوداع ہے ہماری

قدم ہے بلال آج چلنے سے آری , لو اب الوداع الوداع ہے ہماری

تمہیں پل صراط پر خد آکر ملوں گا, میں امت کو اس پر سے گرنے نہ دوگا
تمہیں پل صراط پر خد آکر ملوں گا, میں امت کو اس پر سے گرنے نہ دوگا
کروں گا وہاں میں نگہبانی تمہاری , لو اب الوداع الوداع ہے ہماری

قدم ہے بلال آج چلنے سے آری , لو اب الوداع الوداع ہے ہماری

وہاں نہ ملو تو کوثر پر ملو گا , میں امت کو پیاسا جانے نہ دوں گا
وہاں نہ ملو تو کوثر پر ملو گا , میں امت کو پیاسا جانے نہ دوں گا
بجھاؤں گا وہاں میں ترش نہ لگ تمہاری , لو اب الوداع الوداع ہے ہماری

قدم ہے بلال آج چلنے سے آری , لو اب الوداع الوداع ہے ہماری

وہاں نہ ملوں تو میزان پر ملوں گا , میں بدیوں کے پلڑے کو جھکنے نہ دوں گا
وہاں نہ ملوں تو میزان پر ملوں گا , میں بدیوں کے پلڑے کو جھکنے نہ دوں گا
کروں گا وہاں میں حفاظت تمہاری , لو اب الوداع الوداع ہے ہماری

قدم ہے بلال آج چلنے سے آری , لو اب الوداع الوداع ہے ہماری

وہاں نہ ملوں تو دوزخ پر ملوں گا , میں امت کو دوزخ میں گرنے نہ دوں گا
وہاں نہ ملوں تو دوزخ پر ملوں گا , میں امت کو دوزخ میں گرنے نہ دوں گا
کروں گا وہاں میں نگاہبانی تمہاری , لو اب الوداع الوداع ہے ہماری

قدم ہے بلال آج چلنے سے آری , لو اب الوداع الوداع ہے ہماری

وہاں نہ ملوں تو عرش پر ملوں گا , میں رو رو کے حق سے دعا یہ کروں گا
وہاں نہ ملوں تو عرش پر ملوں گا , میں رو رو کے حق سے دعا یہ کروں گا
کروں گا وہاں میں آہوزاری تمہاری, لو اب الوداع الوداع ہے ہماری

قدم ہے بلال آج چلنے سے آری , لو اب الوداع الوداع ہے ہماری

طالب دعا
ریحان

قصیدہ لکھا ہے ایک ضعیفہ تھی

لکھا ہے اک ضعیفہ تھی جو مکہ میں رہتی تھی
وہ ان باتوں کو سنتی تھی مگر خاموش رہتی تھی
وہ سنتی تھی محمد ہے کوئی ہاشم گھرانے میں
وہ کہتا ہے خدا بس ایک ہے سارے زمانے میں
وہ سنتی تھی حبل کی لاٹ کی تضلیل کرتا ہے
وہ اپنے حق کے فرمانے کی یوں تعمیل کرتا ہے
وہ سنتی تھی جو اس کے ساتھ ہے وہ ہے غلام اس کا
مسلماں ہو ہی جاتا ہے جو سنتا ہے کلام اس کا
لکھا ہے وہ ضعیفہ ایک دن کعبہ میں جا پہنچی
حبل کے پاؤں پر سر رکھ کے اس نے یہ دعا مانگی
میں تجھ کو پوجتی ہوں اور خدا بھی تجھ کو کہتی ہوں
بڑا افسوس ہے جو اج کل میں رنج سہتی ہوں
وہ غم یہ ہے محمد ہے کوئی ہاشم گھرانے میں
وہ کہتا ہے خدا بس ایک ہے سارے زمانے میں
مٹا دو اس کی ہستی کو نہ لے پھر کوئی نام اس کا
جگر چھلنی ہو جاتا ہے سن سن کر کلام اس کا
دعا کر کے اٹھی سجدے سے اور وہ اپنے گھر ائی
سمجھتی تھی یہ دل میں اب میری امید بر ائی
ضعیفہ کو خوشی تھی اب حبل بجلی گرا دے گا
محمد تو محمد ساتھیوں کو بھی مٹا دے گا
مگر کچھ دن گزرنے پر نہ جب امید بر ائی
دعا کر کے حبل سے اپنے دل میں خوب پچھتائی
غرض ترکیب اس نے سوچ لی یہ خود ہی گھر آکر
کہ چھوڑوں گی یہ بستی میں رہوں گی اور کہیں جا کر

غرض اک دن صبح کو اس نے اپنی ایک گٹھری لی
نکل کر اپنے گھر سے اور دروازے پہ آ بیٹھی
ضعیفہ سوچتی تھی اب کوئی مزدور ملتا ہے
اس کو کیا خبر تھی کہ خدا کا نور ملتا ہے
فریضہ صبح کا کر کے ادا سرکار دو عالم
چلے جاتے تھے کعبہ کی طرف وہ رحمت عالم
جلو میں آگ کے شمسو قمر معلوم ہوتے تھے
پائے تسلیم سجدے میں شجر معلوم ہوتے تھے
ضعیفہ منتظر مزدور کی بیٹھی تھی گھبرائی
یکایک سامنے سے چاند سی صورت نظر ائی
ضعیفہ نے کہا بیٹا یہاں آنا بتا کیا نام ہے تیرا
کہا مزدور ہو اماں بتا کیا کام ہے تیرا
کہاں مزدور ہے تو چل میری گھتری میری لے کر
میں خوش کر دوں گی اے مزدور مزدوری تیری دے کر
یہ سن کر اپ نے گھتری اٹھا کر اپنے سر پر لی
ضعیفوں کی مدد کرنا یہ عادت تھی پیغمبر کی
غرض گھتری کو لے کر منزل مقصود پر آئی
کہا دل سے کہ اے دل اب تیری امید بھر ائی
کہاں بیٹا جو تھی دل میں تمنا ہو گئی پوری
محمد تو محمد ساتھیوں سے ہو گئی دوری
لگی دینے جو مزدوری ضعیفہ اپ کو اس دم
تو فرمانے لگے اس دم حضور سرور عالم
یہ کوئی کام ہے اماں میں لو اب جس کی مزدوری
کوئی گر اور خدمت ہو تو وہ بھی میں کروں پوری
یہ فرماتے ہوئے کی اپ نے جانے کی تیاری
ضعیفہ سے اجازت چاہتے تھے رحمت باری
ضعیفہ نے کہا بیٹا ذرا ٹھہرو چلے جانا

مجھے اک بات کہنی ہے ذرا سن کر چلے جانا
یقین جانوں کہ اب مکہ میں جھگڑا ہونے والا ہے
میں سمجھاتی ہوں تجھ کو اس لیے تو بھول بالا ہے
وہ مکہ میں قبیلے ہاشمیناموں لقب والے
وہیں بیٹا جو ہے سردار عبدالمطلب والے
انہی میں ایک جوان ہیں جو سنا جاتا ہے ساحر ہے
مگر اس فن میں وہ بیٹا اپنے خوب ماہر ہے
اثر ہوتا ہے جس کے دل میں الفت بو کے رہتا ہے
جو سنتا ہے کلام اس کا وہ اس کا ہو کے رہتا ہے
ہمیشہ بچ کے چلنا اس سے جب تو نام سن اس کا
نصیحت ہے یہی میری نہ سننا تو کلام اس کا
نبی بڑیا کے دل میں نور وحدت بھرنے والے تھے
نصیحت سن رہے تھے جو نصیحت کرنے والے تھے
ضعیفہ نے کہا بیٹا بلا کیا نام ہے تیرا
تیرا آغاز کیا ہے اور کیا انجام ہے تیرا
کہا حضرت نے بڑیا سے تجھے کیا نام بتلاؤں
میں کیا کام بتلاؤں میں کیا انجام بتلاؤں
میں بندہ ہوں خدا کا اور میں اس کا پیمبر ہوں
کہاں گردن جھکا کر اپ نے میں ہی محمد ہوں
میں ہوں معصوم دنیا میں میرا دشمن زمانہ ہے
خدا واحد ہے عالم میں مجھے بس یہ بتانا ہے
یہ سننا تھا کہ بس آنکھوں سے انسو ہو گئے جاری
نبی کے عشق کی اک چوٹ سی دل پر ہوئی طاری
ضعیفہ نے کہاں بیٹا کرو مشکل میری آسان
میں ایسی جیت کے صدقے میں ایسی ہار کروں قربان
ہوا پھر حال بر اس کی جو فضلیں دی زمیں باری
ضعیفہ کی زبان پر خود بخود کلمہ ہوا جاری
لا الہ الا اللہ محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم

قران حیات انساں ہے

قران حیات انساں ہے, قران ہمارا رہبر ہے
نہ پوچھ تو رتبہ اس کا سن , ہر شے سے عظمت برتر ہے

کیا شان یہ رب نے دے ڈالی, ہر نقط پے قران ہے جاری
کیا شان یہ رب نے دے ڈالی, ہر نقط پے قران ہے جاری
وہ پورے جو ائے وہ بچے , یہ یاد سبھی کو ازبر ہے

قران حیات انساں ہے, قران ہمارا رہبر ہے
نہ پوچھ تو رتبہ اس کا سن , ہر شے سے عظمت برتر ہے

برکت ہے نزول ہے قران کی, بدلی ہے رت اب انسان کی
برکت ہے نزول ہے قران کی, بدلی ہے رت اب انسان کی
بدلہ ہے جہاں کا ہر زرہ , بس امن و اماں کا یہ در ہے

قران حیات انساں ہے, قران ہمارا رہبر ہے
نہ پوچھ تو رتبہ اس کا سن , ہر شے سے عظمت برتر ہے

ہر سمت جہالت کی ظلمت , اس نور خدا نے توڑی ہے
ہر سمت جہالت کی ظلمت , اس نور خدا نے توڑی ہے
روشن یہ جہاں قران سے ہے , اس کرن سے چمکا در در ہے

قران حیات انساں ہے, قران ہمارا رہبر ہے
نہ پوچھ تو رتبہ اس کا سن , ہر شے سے عظمت برتر ہے

اصحاب نبوت کے تارے , قران سے روشن ہے سارے
اصحاب نبوت کے تارے , قران سے روشن ہے سارے
قران بھی اس پر شاہد ہے , ہر ایک جہاں سے برتر ہے

قران حیات انساں ہے, قران ہمارا رہبر ہے
نہ پوچھ تو رتبہ اس کا سن , ہر شے سے عظمت برتر ہے

قران سے ہو رشتہ ایسا کہ , پڑھتا ہے رہوں میں قران کو
قران سے ہو رشتہ ایسا کہ , پڑھتا ہے رہوں میں قران کو
بن جائے جو عامل گیلانی , قران تو اس کا زیور ہے

قران حیات انساں ہے, قران ہمارا رہبر ہے
نہ پوچھ تو رتبہ اس کا سن , ہر شے سے عظمت برتر ہے

طالب دعا
ریحان

صلی اللہ علیہ وسلم

احمد مرسل فخر دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم
صلی اللہ علیہ وسلم , صلی اللہ علیہ وسلم
روح مذکا جسم منور صلی اللہ علیہ وسلم
صلی اللہ علیہ وسلم. , صلی اللہ علیہ وسلم

خاکِ مدینہ خاکِ شفا ہے , وجہِ سکون ہے ذکر مبارک
خاکِ مدینہ خاکِ شفا ہے , وجہِ سکون ہے ذکر مبارک
اللہ اللہ عزم مصمم , صلی اللہ علیہ وسلم
صلی اللہ علیہ وسلم , صلی اللہ علیہ وسلم

نام گرامی کتنا ہے پیارا , نام محمد کتنا ہے پیارا
نام گرامی کتنا ہے پیارا , نام محمد کتنا ہے پیارا
نام نبی ہر عالم کا پرچم , صلی اللہ علیہ وسلم

صلی اللہ علیہ وسلم , صلی اللہ علیہ وسلم

عرش کے نیچے فرش کے اوپر , کوئی نہیں ہے کوئی نہ ہوگا
عرش کے نیچے فرش کے اوپر , کوئی نہیں ہے کوئی نہ ہوگا
سب سے اعلی سب سے افضل , صلی اللہ علیہ وسلم
صلی اللہ علیہ وسلم , صلی اللہ علیہ وسلم

قتل کرنے آپ کو ائے , سامنے آکے انکھیں جھکائے
قتل کرنے آپ کو ائے , سامنے آکے انکھیں جھکائے
چھوڑ کے دامن جائے کہاں ہم , صلی اللہ علیہ وسلم
صلی اللہ علیہ وسلم , صلی اللہ علیہ وسلم

دولت دنیا سے منہ موڑا , رنج کو اٹھایا حق کو نہ چھوڑا
دولت دنیا سے منہ موڑا , رنج کو اٹھایا حق کو نہ چھوڑا
جس نے ستایا اس کو دعا دی , صلی اللہ علیہ وسلم
صلی اللہ علیہ وسلم , صلی اللہ علیہ وسلم

راہ میں کانٹے جس نے بچھائے , گالی دی پتھر برسائے
راہ میں کانٹے جس نے بچھائے , گالی دی پتھر برسائے
ان پہ چھڑکی پیار کی شبنم , صلی اللہ علیہ وسلم

صلی اللہ علیہ وسلم , صلی اللہ علیہ وسلم

احمد مرسل فخر دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم
صلی اللہ علیہ وسلم , صلی اللہ علیہ وسلم
روح مذکا جسم منور صلی اللہ علیہ وسلم
صلی اللہ علیہ وسلم. , صلی اللہ علیہ وسلم

طالب دعا
ریحان

اللہ بہت بڑا ہے

گھر وقت آپڑا ہے , مایوس کیوں کھڑا ہے
اللہ بہت بڑا ہے , اللہ بہت بڑا ہے

مانا کہ ظلمتوں کے , ہر سمت ہے بصیرے
لیکن کبھی تو ہوں گے , انصاف کے سویرے
مہکیں گے گونچے ہر پل , چہکے گی کوئی بلبل
حالات کی صدا ہے , اللہ بہت بڑا ہے

اللہ بہت بڑا ہے , اللہ بہت بڑا ہے

کبرو جبر کے بت یہ , جو سامنے کھڑے ہیں
پانی کے بلبلے ہیں , بس نام کے بڑے ہیں
اک ان کی مار ہے یہ , جتنے گوار ہے یہ
تاریخی سلسلہ ہے , اللہ بہت بڑا ہے

اللہ بہت بڑا ہے , اللہ بہت بڑا ہے

یہ خون بے کسوں کا , جائے گا رائیگانا
ہم دیکھیں یا نہ دیکھے , دیکھے گا یہ زمانہ
اٹھیں گی کوئی چنگاری , آئے گی ان کی باری
قدرت کا فیصلہ ہے , اللہ بہت بڑا ہے

اللہ بہت بڑا ہے , اللہ بہت بڑا ہے

ان آندھیوں کے چل کر , جتنا بھی یہاں چلے گا
اسلام کا نشیمن , قطعا بھی نا مٹے گا
حق کا علم کبھی بھی , باطل سے نہ جھکے گا
تاریخ بھی گواہ ہے , اللہ بہت بڑا ہے

اللہ بہت بڑا ہے , اللہ بہت بڑا ہے

گھر وقت آپڑا ہے , مایوس کیوں کھڑا ہے
اللہ بہت بڑا ہے , اللہ بہت بڑا ہے

طالب دعا
ریحان

میرے آقا میرے مولا

میرے اقا میرے مولا , میرے اقا میرے مولا
میرے اقا میرے مولا ,میرے اقا میرے مولا
محمد رسول اللہ , محمد رسول اللہ
محمد رسول اللہ , محمد رسول اللہ

واحسن منک لم ترقط عینیِ
واجمل منک لم تلد النساءِ
خلقت مبرءاً من کل عیب
کاَنک قد خلقت کما تشاءِ

جہاں میں ان سا چہرا ہے , نہ ہے خندا جبیں کوئی
ابھی تک جن سکی نہ عورتیں , ان سا حسین کوئی
نہیں رکھی ہے قدرت نے , میرے اقا کی تجھ میں
جو چاہا اپ نے مولا , وہ رکھا ہے سبھی تجھ میں

میرے اقا میرے مولا , میرے اقا میرے مولا
میرے اقا میرے مولا ,میرے اقا میرے مولا
محمد رسول اللہ , محمد رسول اللہ
محمد رسول اللہ , محمد رسول اللہ

بدی کا دور تھا ہر سو جہالت کی گھٹائے تھی
گناہوں جرم سے چاروں طرف پھیلی ہوائیں تھی
خدا کے حکم سے ناآشنا مکے کی بستی تھی
گناہوں جرم سے چاروں طرف وحشت برستی تھی
خدا کے دین کو بچوں کا ایک کھیل سمجھتے تھے
خدا کو چھوڑ کر ہر چیز کو معبود کہتے تھے
وہ اپنے ہاتھ ہی سے پتھروں کے بت بناتے تھے
انہی کے سامنے جھکتے انہی کی حمد گاتے تھے
کسی کا نام عزہ تھا کسی کو لات کہتے تھے
حبل نامی بڑے بت کو بتوں کا باپ کہتے تھے
اگر لڑکی کی پیدائش کا ذکر گھر میں سن لیتے
تو اس معصوم کو زندہ زمیں میں دفن کرتے تھے
غرض جو بھی برائی تھی سب ان میں پائی جاتی تھی
نہ تھی شرم و حیا آنکھوں میں گھر گھر بے حیائی تھی
مگر اللہ نے ان پر جب اپنا رحم فرمایا
تو عبداللہ کے گھر میں خدا کا لاڈلا آیا
عرب کے لوگ اس بچے کا جب اعزاز کرتے تھے
تو عبد المطلب قسمت پہ اپنی ناز کرتے تھے
خدا کے دین کا پھر بول بالا ہونے والا تھا
محمد سے جہاں میں پھر اجالا ہونے والا تھا
میرے اقا میرے مولا , میرے اقا میرے مولا

میرے اقا میرے مولا ,میرے اقا میرے مولا
محمد رسول اللہ , محمد رسول اللہ
محمد رسول اللہ , محمد رسول اللہ

هجوت محمد فاجبت عنہ
وعنداللہ فی ذاک الجزاء
اتھجوہ ولست لہ بکفء
فشر کما لخیر کما الفداء

محمد کے تقدس پر زبان جو نکا لیں گے
خدا کے حکم سے ایسی زبان ختم ہو جائے
کہا رفعت محمد کی کہا تیری حقیقت ہے
شرارت ہی شرارت بس تیری بے چین فطرت ہے
مزمت کر رہا ہے تو شرافت کے مسیحا کی
امانت کے دیانت کے صداقت کے مسیحا کی
اگر گستاخ یہ ناموس احمد کر چکے ہو تم
تو اپنی زندگی سے قبل ہی بس مر چکے ہو تم
میرا سامان جانو تن فدا ان کی رفاقت پر
میرے ماں باپ ہو جائے نثار ان کی محبت پر
زبان رکھتا ہوں ایسی جس کو سب تلوار کہتے ہیں
میرے اشعار کو اہل جہاں ابہار کہتے ہیں میرے

میرے اقا میرے مولا , میرے اقا میرے مولا
میرے اقا میرے مولا ,میرے اقا میرے مولا
محمد رسول اللہ , محمد رسول اللہ
محمد رسول اللہ , محمد رسول اللہ

طالب دعا
ریحان

وہ شہر محبت

وہ شہرِ محبت جہاں مصطفیٰ ﷺ ہیں
وہیں گھر بنانے کو دِل چاہتا ہے

وہ سونے سے کنکر وہ چاندی سی مٹّی
نظر میں بسانے کو دل چاہتا ہے

وہ شہرِ محبت جہاں مصطفیٰ ﷺ ہیں
وہیں گھر بنانے کو دِل چاہتا ہے

جو پوچھا نبی نے کہ کچھ گھر بھی چھوڑا
تو صدیق اکبر کے ہونٹوں پہ آیا
وہاں مال و دولت کی کیا ہے حقیقت
جہاں جاں لٹانے کو دِل چاہتا ہے

وہ شہرِ محبت جہاں مصطفیٰ ﷺ ہیں
وہیں گھر بنانے کو دِل چاہتا ہے

جہادِ محبت کی آواز گونجی
کہا حنظلہ نے یہ دلہن سے اپنی
اجازت اگر دو تو جام شہادت
لبوں سے لگانے کو دِل چاہتا ہے

وہ شہرِ محبت جہاں مصطفیٰ ﷺ ہیں
وہیں گھر بنانے کو دِل چاہتا ہے

وہ ننھا سا اصغر وہ ایڑی رگڑ کر
یہی کہہ رہا ہے وہ خیمے میں رو کر
اے بابا! میں پانی کا پیاسا نہیں ہوں
مرا سر کٹانے کو دِل چاہتا ہے

وہ شہرِ محبت جہاں مصطفیٰ ﷺ ہیں
وہیں گھر بنانے کو دِل چاہتا ہے

ستاروں سے یہ چاند کہتا ہے ہر دم
تمہیں کیا پتہ ہے وہ ٹکڑوں کا عالم
اشاروں میں آقا کے اتنا مزہ تھا
کے پھر ٹوٹ جانے کو دِل چاہتا ہے

وہ شہرِ محبت جہاں مصطفیٰ ﷺ ہیں
وہیں گھر بنانے کو دِل چاہتا ہے

جو دیکھا ہے روئے جمال رسالت
تو طاھر! عمر مصطفیٰ سے یہ بولے
بڑی آپ سے دشمنی تھی مگر اب
غلامی میں آنے و دِل چاہتا ہے

وہ شہرِ محبت جہاں مصطفیٰ ﷺ ہیں
وہیں گھر بنانے کو دِل چاہتا ہے

غزل آپ سے مل کے ہم

آپ سے مل کے ہم کچھ بدل سے گئے،
شعر پڑھنے لگے گنگنانے لگے

پہلے مشہور تھی اپنی سنجیدگی
اب تو جب دیکھئے مسکرانے لگے

آپ سے مل کے ہم کچھ بدل سے گئے،
شعر پڑھنے لگے گنگنانے لگے

ہم کو لوگوں سے ملنے کا کب شوق تھا
محفل آرائی کا کب ہمیں ذوق تھا
آپ کے واسطے ہم نے یہ بھی کیا
ملنے جلنے لگے، آنے جانے لگے

آپ سے مل کے ہم کچھ بدل سے گئے،
شعر پڑھنے لگے گنگنانے لگے

ہم نے جب آپ کی دیکھی دلچسپیاں
آگئیں چند ہم میں بھی تبدیلیاں
اک مصور سے بھی ہوگئی دوستی
اور غزلیں بھی سننے سنانے لگے

آپ سے مل کے ہم کچھ بدل سے گئے،
شعر پڑھنے لگے گنگنانے لگے

آپ کے بارے میں پوچھ بیٹھا ،کوئی
کیا کہیں ہم سے کیا بدحواسی ہوئی
کہنے والی جو تھی بات ہو نہ سکی،
بات جو تھی چھپانی، بتانے لگے

آپ سے مل کے ہم کچھ بدل سے گئے،
شعر پڑھنے لگے گنگنانے لگے

عشق بے گھر کرے، عشق بے در کرے،
عشق کا سچ میں کوئی ٹھکانا نہیں
ہم جو کل تک ٹھکانے کے تھے آدمی
آپ سے مل کے کیسے ٹھکانے لگے

آپ سے مل کے ہم کچھ بدل سے گئے،
شعر پڑھنے لگے گنگنانے لگے

طالب دعا
ریحان

غزل وقت ہے آخری

وقت ہے آخری سانس ہے آخری , زندگی کی ہے شام آخری آخری
سنگدل آ بھی جا اب خدا کے لیے , لب پہ ہے تیرا نام آخری آخری

وقت ہے آخری سانس ہے آخری , زندگی کی ہے شام آخری آخری

کوئی کرتا ہے ملکِ عدم کا سفر , ان سے کہنا تمہیں ڈھونڈتی ہے نظر
نامہ بر تو بھی جا اب خدا کے لئے , دے دے ان کو پیام آخری آخری

وقت ہے آخری سانس ہے آخری , زندگی کی ہے شام آخری آخری

توبہ کرتا ہوں کل سے پیوں گا نہیں , مے کشی کے سہارے جیوں گا نہیں
میری توبہ سے پہلے میرے ساقیا , دے دے تھوڑا سا جام آخری آخری

وقت ہے آخری سانس ہے آخری , زندگی کی ہے شام آخری آخری

میرا پینا پلانا سبھی ختم کر ,اک نیا جام دے اک نیا رسم کر
پینے والوں کی فہرست میں اے ساقیا , لکھ بھی دے میرا نام آخری آخری

وقت ہے آخری سانس ہے آخری , زندگی کی ہے شام آخری آخری

مجھ کو یاروں نے نہلا کے کفنا دیا , دو گھڑی بھی نہ بیتی کہ دفنا دیا
کون کرتا ہے غم بس نکلتے ہی دم , کر دیا انتظام آخری آخری

وقت ہے آخری سانس ہے آخری , زندگی کی ہے شام آخری آخری

میری میت کو دولھا بنایا گیا , اور بورے گریباں میں لایا گیا
منہ سے رسمِ کفن کو ہٹایا گیا , دیکھ لیں خاص و عام آخری آخری

وقت ہے آخری سانس ہے آخری , زندگی کی ہے شام آخری آخری

عشق ہی ابتدا عشق ہی انتہا , عشق میں کھوگئے ہم تیرے ہوگئے
عشق نے کرلیا فیصلہ آخری , عشق میرا امام آخری آخری

وقت ہے آخری سانس ہے آخری , زندگی کی ہے شام آخری آخری

جیتے جی قدر میری کسی نے نہ کی , زندگی اے ریحان بے وفا ہوگئی
دنیا والو مبارک ہو دنیا تمہیں , کر چلے ہم سلام آخری آخری

وقت ہے آخری سانس ہے آخری , زندگی کی ہے شام آخری آخری

طالب دعا
ریحان

غزل میرے ہم سفر میرے ہمنوا

مرے ہمسفر میرے ہم نوا , دل مضطرب کو قرار دے
میری راحتیں سبھی تجھ سے ہیں , میری صبح و شام سنوار دے

مرے باغ دل میں مہک اٹھے , مجھے ایسی کوئی بہار دے
مجھے ایسی کوئی بہار دے
ترا انتظار کلام ہے مجھے , اک دفعہ تو پکار دے

مرے ہمسفر میرے ہم نوا , دل مضطرب کو قرار دے
میری راحتیں سبھی تجھ سے ہیں , میری صبح و شام سنوار دے

ترے بن گزر نہ ہوا مرا , یہ سفر بھی مجھ سے نہ طے ہوا
یہ سفر بھی مجھ سے نہ طے ہوا
میں ہوں مشکلات میں میری جاں , مجھے اس سفر سے گزار دے

مرے ہمسفر میرے ہم نوا , دل مضطرب کو قرار دے
میری راحتیں سبھی تجھ سے ہیں , میری صبح و شام سنوار دے

کبھی ٹوٹ کر میں بکھر گئی , کبھی نظر آتش اشک ہوئی
کبھی نظر آتش اشک ہوئی
سبھی داغ دل سے مٹا دے اب , نیا پھر سے کوئی نکھار دے

مرے ہمسفر میرے ہم نوا , دل مضطرب کو قرار دے
میری راحتیں سبھی تجھ سے ہیں , میری صبح و شام سنوار دے

مجھے شہرتوں سے ہے واسطہ , نہ مجھے غرض رہی مال سے
نہ مجھے غرض رہی مال سے
نہ ہی آرزو کسی محل کی , مجھے اپنا قرب و جوار دے

مرے ہمسفر میرے ہم نوا , دل مضطرب کو قرار دے
میری راحتیں سبھی تجھ سے ہیں , میری صبح و شام سنوار دے

نہیں کہہ سکا ہوں میں حالِ دل , نہ عیاں ہوئی ہے میری تڑپ
نہ عیاں ہوئی ہے میری تڑپ
کبھی سن لے تو ہی یہ دھڑکنیں , مرے دل سے بوجھ اتار دے

مرے ہمسفر میرے ہم نوا , دل مضطرب کو قرار دے
میری راحتیں سبھی تجھ سے ہیں , میری صبح و شام سنوار دے

طالب دعا
ریحان

غزل مجھ کو شکستہ دل کا مزہ

مجھ کو شکست دل کا مزا یاد آ گیا
تم کیوں اداس ہو گئے کیا یاد آ گیا

کہنے کو زندگی تھی بہت مختصر مگر
کچھ یوں بسر ہوئی کہ خدا یاد آ گیا

مجھ کو شکست دل کا مزا یاد آ گیا
تم کیوں اداس ہو گئے کیا یاد آ گیا
مجھ کو شکست دل کا مزا یاد آ گیا

واعظ سلام لے کہ چلا مے کدے کو میں
فردوس گم شدہ کا پتا یاد آ گیا

مجھ کو شکست دل کا مزا یاد آ گیا
تم کیوں اداس ہو گئے کیا یاد آ گیا
مجھ کو شکست دل کا مزا یاد آ گیا

برسے بغیر ہی جو گھٹا گھر کے کھل گئی
اک بے وفا کا عہد وفا یاد آ گیا

مجھ کو شکست دل کا مزا یاد آ گیا
تم کیوں اداس ہو گئے کیا یاد آ گیا
مجھ کو شکست دل کا مزا یاد آ گیا

مانگیں گے اب دعا کہ اسے بھول جائیں ہم
لیکن جو وہ بوقت دعا یاد آ گیا

مجھ کو شکست دل کا مزا یاد آ گیا
تم کیوں اداس ہو گئے کیا یاد آ گیا
مجھ کو شکست دل کا مزا یاد آ گیا

حیرت ہے تم کو دیکھ کے مسجد میں اے ریحان
کیا بات ہو گئی جو خدا یاد آ گیا

مجھ کو شکست دل کا مزا یاد آ گیا
تم کیوں اداس ہو گئے کیا یاد آ گیا
مجھ کو شکست دل کا مزا یاد آ گیا

طالب دعا
ریحان

غزل اجاڑ دے میرے دل کی دنیا

اجاڑ دے میرے دل کی دنیا , سکون میرا تباہ کردے
مگر یہ اک التجا ہے میری , ادھر بھی اپنی نگاہ کردے

یہ پردہ داری ہے یا تماشا , ہمیں میں رہ کر ہمیں سے پردہ
تباہ کرنا اگر ہے مجھ کو , نقاب اٹھا کر تباہ کر دے

اجاڑ دے میرے دل کی دنیا , سکون میرا تباہ کردے
مگر یہ اک التجا ہے میری , ادھر بھی اپنی نگاہ کردے

سہانی راتوں کی چاندنی میں , کبھی نہ تم بے نقاب ہونا
دل پہ قابو تو رکھ سکوں گا , نگاہ شاید گناہ کردے

اجاڑ دے میرے دل کی دنیا , سکون میرا تباہ کردے
مگر یہ اک التجا ہے میری , ادھر بھی اپنی نگاہ کردے

تمہیں خبر ہو کہ نہ ہو شاید , تمہاری آنکھوں میں وہ اثر ہے
جو تیغ و خنجر نہ کر سکے ہیں , وہ کام تیری نگاہ کر دے

اجاڑ دے میرے دل کی دنیا , سکون میرا تباہ کردے
مگر یہ اک التجا ہے میری , ادھر بھی اپنی نگاہ کردے

غزل میں رو رہا ہو

تضاد جذبات میں یہ نازک مقام آیا تو کیا کرو گے
میں رو رہا ہوں تم ہنس رہے ہو میں مسکرایا تو کیا کرو گے

مجھے تو اس درجہ وقت رخصت , سکوں کی تلقین کر رہے ہو
مگر کچھ اپنے لیے بھی سوچا , میں یاد آیا تو کیا کرو گے

میں رو رہا ہوں تم ہنس رہے ہو میں مسکرایا تو کیا کرو گے

ابھی تو تنقید ہو رہی ہے , مرے مذاق جنوں پہ لیکن
تمہاری زلفوں کی برہمی کا , سوال آیا تو کیا کرو گے

میں رو رہا ہوں تم ہنس رہے ہو میں مسکرایا تو کیا کرو گے

ہمارے جلووں کی روشنی میں , نظر کی حیرانیاں مسلم مگر کسی نے نظر کے بدلے , جو دل آزمایا تو کیا کرو گے

میں رو رہا ہوں تم ہنس رہے ہو میں مسکرایا تو کیا کرو گے

اتر تو سکتے ہو یار لیکن , مآل پر بھی نگاہ کر لو
خدا ناکردہ سکون ساحل , نہ راس آیا تو کیا کرو گے

میں رو رہا ہوں تم ہنس رہے ہو میں مسکرایا تو کیا کرو گے

کچھ اپنے دل پر بھی زخم کھاؤ , مرے لہو کی بہار کب تک
مجھے سہارا بنانے والو , میں لڑکھڑایا تو کیا کرو گے

میں رو رہا ہوں تم ہنس رہے ہو میں مسکرایا تو کیا کرو گے

ابھی تو دامن چھڑا رہے ہو , بگڑ کے قابل سے جا رہے ہو
مگر کبھی دل کی دھڑکنوں میں , شریک پایا تو کیا کرو گے

میں رو رہا ہوں تم ہنس رہے ہو میں مسکرایا تو کیا کرو گے

طالب دعا
ریحان

غزل میرے دل کی راکھ

مرے دل کی راکھ کرید مت , اسے مسکرا کے ہوا نہ دے
یہ چراغ پھر بھی چراغ ہے , کہیں تیرا ہاتھ جلا نہ دے

نئے دور کے نئے خواب ہیں , نئے موسموں کے گلاب ہیں
یہ محبتوں کے چراغ ہیں , انہیں نفرتوں کی ہوا نہ دے

مرے دل کی راکھ کرید مت , اسے مسکرا کے ہوا نہ دے
یہ چراغ پھر بھی چراغ ہے , کہیں تیرا ہاتھ جلا نہ دے

ذرا دیکھ چاند کی پتیوں نے بکھر بکھر کے تمام ش
ترا نام لکھا ہے ریت پر, کوئی لہر آ کے مٹا نہ دے

مرے دل کی راکھ کرید مت , اسے مسکرا کے ہوا نہ دے
یہ چراغ پھر بھی چراغ ہے , کہیں تیرا ہاتھ جلا نہ دے

میں اداسیاں نہ سجا سکوں , کبھی جسم و جاں کے مزار پر
نہ دیے جلیں مری آنکھ میں, مجھے اتنی سخت سزا نہ دے

مرے دل کی راکھ کرید مت , اسے مسکرا کے ہوا نہ دے
یہ چراغ پھر بھی چراغ ہے , کہیں تیرا ہاتھ جلا نہ دے

مرے ساتھ چلنے کے شوق میں , بڑی دھوپ سر پہ اٹھائے گا
ترا نام نقشہ ہے موم کا , کہیں غم کی آگ گھلا نہ دے

مرے دل کی راکھ کرید مت , اسے مسکرا کے ہوا نہ دے
یہ چراغ پھر بھی چراغ ہے , کہیں تیرا ہاتھ جلا نہ دے

میں غزل کی شبنمی آنکھ سے, یہ دکھوں کے پھول چنا کروں
مری سلطنت مرا فن رہے , مجھے تاج و تخت خدا نہ دے

مرے دل کی راکھ کرید مت , اسے مسکرا کے ہوا نہ دے
یہ چراغ پھر بھی چراغ ہے , کہیں تیرا ہاتھ جلا نہ دے

طالب دعا

ریحان

اے میرے ہم نشیں

اے مرے ہم نشیں چل کہیں اور چل اس چمن میں اب اپنا گزارہ نہیں
بات ہوتی گلوں تک تو سہہ لیتے ہم اب تو کانٹوں پہ بھی حق ہمارا نہیں

آج آئے ہو تم کل چلے جاؤ گے یہ محبت کو اپنی گوارہ نہیں
عمر بھر کا سہارا بنو تو بنو دو گھڑی کا سہارا سہارا نہیں

دی صدا دار پر اور کبھی طور پر کس جگہ میں نے تم کو پکارا نہیں
ٹھوکریں یوں کھلانے سے کیا فائدہ صاف کہہ دو کہ ملنا گوارہ نہیں

گلستاں کو لہو کی ضرورت پڑی سب سے پہلے ہی گردن ہماری کٹی
پھر بھی کہتے ہیں مجھ سے ی اہل چمن ی چمن ہے ہمارا تمہارا نہیں

ظالمو اپنی قسمت پہ نازاں نہ ہو دور بدلے گا یہ وقت کی بات ہے
وہ یقیناً سنے گا صدائیں مری کیا تمہارا خدا ہے ہمارا نہیں

اپنی زلفوں کو رخ سے ہٹا لیجیے مرا ذوق نظر آزما لیجیے
آج گھر سے چلا ہوں یہی سوچ کر یا تو نذریں نہیں یا نظارہ نہیں

جانے کس کی لگن کس کے دھن میں مگن ہم کو جاتے ہوئے مڑ کے دیکھا نہیں
ہم نے آواز پر تم کو آواز دی پھر بھی کہتے ہیں ہم نے پکارا نہیں

اب یاد نہ آوں رہنے دو

تم روٹھ چکے دل ٹوٹ چکا اب یاد نہ آؤ رہنے دو
اس محفل غم میں آنے کی زحمت نہ اٹھاؤ رہنے دو

یہ سچ کہ سہانے ماضی کے لمحوں کو بھلانا کھیل نہیں
یہ سچ کہ بھڑکتے شعلوں سے دامن کو بچانا کھیل نہیں
رستے ہوئے دل کے زخموں کو دنیا سے چھپانا کھیل نہیں
اوراق نظر سے جلووں کی تحریر مٹانا کھیل نہیں
لیکن یہ محبت کے نغمے اس وقت نہ گاؤ رہنے دو
جو آگ دبی ہے سینے میں ہونٹوں پہ نہ لاؤ رہنے دو

تم روٹھ چکے دل ٹوٹ چکا اب یاد نہ آؤ رہنے دو
اس محفل غم میں آنے کی زحمت نہ اٹھاؤ رہنے دو

جاری ہیں وطن کی راہوں میں ہر سمت لہو کے فوارے
دکھ درد کی چوٹیں کھا کھا کر لرزاں ہیں دلوں کے گہوارے
انگشت بہ لب ہیں شمس و قمر حیران و پریشاں ہیں تارے
ہیں باد سحر کے جھونکے بھی طوفان مسلسل کے دھارے
اب فرصت ناؤ نوش کہاں اب یاد نہ آؤ رہنے دو
طوفان میں رہنے والوں کو غافل نہ بناؤ رہنے دو

تم روٹھ چکے دل ٹوٹ چکا اب یاد نہ آؤ رہنے دو
اس محفل غم میں آنے کی زحمت نہ اٹھاؤ رہنے دو

مانا کہ محبت کی خاطر ہم تم نے قسم بھی کھائی تھی
یہ امن وسکون سے دور فضا پیغام سکون بھی لائی تھی
وہ دور بھی تھا جب دنیا کی ہر شے پہ جوانی چھائی تھی
خوابوں کی نشیلی بد مستی معصوم دلوں پر چھائی تھی
لیکن وہ زمانہ دور گیا اب یاد نہ آؤ رہنے دو
جس راہ پہ جانا لازم ہے اس سے نہ ہٹاؤ رہنے دو

تم روٹھ چکے دل ٹوٹ چکا اب یاد نہ آؤ رہنے دو
اس محفل غم میں آنے کی زحمت نہ اٹھاؤ رہنے دو

اب وقت نہیں ان نغموں کا جو خوابوں کو بیدار کریں
اب وقت ہے ایسے نعروں کا جو سوتوں کو ہشیار کریں
دنیا کو ضرورت ہے ان کی جو تلواروں کو پیار کریں
جو قوم و وطن کے قدموں پر قربانی دیں ایثار کریں
روداد محبت پھر کہنا اب مان بھی جاؤ رہنے دو
جادو نہ جگاؤ رہنے دو فتنے نہ اٹھاؤ رہنے دو

تم روٹھ چکے دل ٹوٹ چکا اب یاد نہ آؤ رہنے دو
اس محفل غم میں آنے کی زحمت نہ اٹھاؤ رہنے دو

میں زہر حقیقت کی تلخی خوابوں میں چھپاؤں گا کب تک
غربت کے دہکتے شعلوں سے دامن کو بچاؤں گا کب تک
آشوب جہاں کی دیوی سے یوں آنکھ چراؤں گا کب تک
جس فرض کو پورا کرنا ہے وہ فرض بھلاؤں گا کب تک
اب تاب نہیں نظارے کی جلوے نہ دکھاؤ رہنے دو
خورشید محبت کے رخ سے پردے نہ اٹھاؤ رہنے دو

تم روٹھ چکے دل ٹوٹ چکا اب یاد نہ آؤ رہنے دو
اس محفل غم میں آنے کی زحمت نہ اٹھاؤ رہنے دو

ممکن ہے زمانہ رخ بدلے یہ دور ہلاکت مٹ جائے
یہ ظلم کی دنیا کروٹ لے یہ عہد ضلالت مٹ جائے
دولت کے فریبی بندوں کا یہ کبر اور نخوت مٹ جائے
برباد وطن کے محلوں سے غیروں کی حکومت مٹ جائے
اس وقت بہ نام عہد وفا میں خود بھی تمہیں یاد آؤں گا
منہ موڑ کے ساری دنیا سے الفت کا سبق دہراؤں گا

تم روٹھ چکے دل ٹوٹ چکا اب یاد نہ آؤ رہنے دو
اس محفل غم میں آنے کی زحمت نہ اٹھاؤ رہنے دو

جنہیں سحر نگل گئی

جنہیں سحر نگل گئی، وہ خواب ڈھونڈھتا ہوں میں
کہاں گئی وہ نیند کی، شراب ڈھونڈھتا ہوں میں

مجھے نمک کی کان میں مٹھاس کی تلاش ہے
برہنگی کے شہر میں لباس کی تلاش ہے
وہ برف باریاں ہوئیں کہ پیاس خود ہی بجھ گئی
میں ساغروں کو کیا کروں کہ پیاس کی تلاش ہے
گھرا ہوا ہے ابر ماہتاب ڈھونڈھتا ہوں میں

جنہیں سحر نگل گئی، وہ خواب ڈھونڈھتا ہوں میں
کہاں گئی وہ نیند کی شراب ڈھونڈھتا ہوں میں

جو رک سکے تو روک دو یہ سیل رنگ و نور کا
مری نظر کو چاہیئے وہی چراغ دور کا
کھٹک رہی ہے ہر کرن نظر میں خار کی طرح
چھپا دیا ہے تابشوں نے آئنہ شعور کا
نگاہ شوق جل اٹھی حجاب ڈھونڈھتا ہوں میں

جنہیں سحر نگل گئی وہ خواب ڈھونڈھتا ہوں میں
کہاں گئی وہ نیند کی شراب ڈھونڈھتا ہوں میں

یہ دھوپ زرد زرد سی یہ چاندنی دھواں دھواں
یہ طلعتیں بجھی بجھی، یہ داغ داغ کہکشاں
یہ سرخ سرخ پھول ہیں کہ زخم ہیں بہار کے
یہ اوس کی پھوار ہیں، کہ رو رہا ہے آسماں
دل و نظر کے موتیوں کی آب ڈھونڈھتا ہوں میں

جنہیں سحر نگل گئی وہ خواب ڈھونڈھتا ہوں میں
کہاں گئی وہ نیند کی شراب ڈھونڈھتا ہوں میں

یہ تلخ تلخ راحتیں، جراحتیں لیے ہوئے
یہ خونچکاں لطافتیں کثافتیں لیے ہوئے
یہ تار تار پیرہن عروسۂ بہار کا
یہ خندہ زن صداقتیں قیامتیں لیے ہوئے
زمیں کی تہوں میں آفتاب ڈھونڈھتا ہوں میں

جنہیں سحر نگل گئی وہ خواب ڈھونڈھتا ہوں میں
کہاں گئی وہ نیند کی شراب ڈھونڈھتا ہوں میں

جو مرحلوں میں ساتھ تھے وہ منزلوں پہ چھٹ گئے
جو رات میں لٹے نہ تھے وہ دوپہر میں لٹ گئے
مگن تھا میں کہ پیار کے بہت سے گیت گاؤں گا
زباں گنگ ہو گئی، گلے میں گیت گھٹ گئے
کٹی ہوئی ہیں انگلیاں رباب ڈھونڈھتا ہوں میں

جنہیں سحر نگل گئی وہ خواب ڈھونڈھتا ہوں میں
کہاں گئی وہ نیند کی شراب ڈھونڈھتا ہوں میں

یہ کتنے پھول ٹوٹ کر بکھر گئے یہ کیا ہوا
یہ کتنے پھول شاخچوں پہ مر گئے یہ کیا ہوا
بڑھی جو تیز روشنی چمک اٹھی روش روش
مگر لہو کے داغ بھی ابھر گئے یہ کیا ہوا
انہیں چھپاؤں کس طرح نقاب ڈھونڈھتا ہوں میں

جنہیں سحر نگل گئی وہ خواب ڈھونڈھتا ہوں میں
کہاں گئی وہ نیند کی شراب ڈھونڈھتا ہوں میں

خوشا وہ دور بے خودی کہ جستجوئے یار تھی
جو درد میں سرور تھا تو بے کلی قرار تھی
کسی نے زہر غم دیا تو مسکرا کے پی گئے
تڑپ میں بھی سکوں نہ تھا، خلش بھی سازگار تھی
حیات شوق کا وہی سراب ڈھونڈھتا ہوں میں

جنہیں سحر نگل گئی وہ خواب ڈھونڈھتا ہوں میں
کہاں گئی وہ نیند کی شراب ڈھونڈھتا ہوں میں

خلوص بے شعور کی وہ زود اعتباریاں
وہ شوق سادہ لوح کی حسین خامکاریاں
نئی سحر کے خال و خد، نگاہ میں بسے ہوئے
خیال ہی خیال میں، وہ حاشیہ نگاریاں
جو دے گیا فریب وہ، شباب ڈھونڈھتا ہوں میں

وہ لعل و لب کے تذکرے، وہ زلف و رخ کے زمزمے
وہ کاروبار آرزو وہ ولولے، وہ ہمہمے
دل و نظر کی جان تھا وہ دور جو گزر گیا
نہ اب کسی سے دل لگے نہ اب کہیں نظر جمے
سمند وقت جا چکا رکاب ڈھونڈھتا ہوں میں

جنہیں سحر نگل گئی وہ خواب ڈھونڈھتا ہوں میں
کہاں گئی وہ نیند کی شراب ڈھونڈھتا ہوں میں

نہ عشق با ادب رہا، نہ حسن میں حیا رہی
ہوس کی دھوم دھام ہے، نگر نگر، گلی گلی
قدم قدم کھلے ہوئے ہیں مکر و فن کے مدرسے
مگر یہ میری سادگی تو دیکھیے کہ آج بھی
وفا کی درس گاہوں کا نصاب ڈھونڈھتا ہوں میں

جنہیں سحر نگل گئی وہ خواب ڈھونڈھتا ہوں میں
کہاں گئی وہ نیند کی شراب ڈھونڈھتا ہوں میں

بہت دنوں میں راستہ حریم ناز کا ملا
مگر حریم ناز تک پہنچ گئے تو کیا ملا
مرے سفر کے ساتھیو! تمہیں سے پوچھتا ہوں میں
بتاؤ کیا صنم ملے، بتاؤ کیا خدا ملا
جواب چاہئے مجھے جواب ڈھونڈھتا ہوں میں

جنہیں سحر نگل گئی وہ خواب ڈھونڈھتا ہوں میں
کہاں گئی وہ نیند کی شراب ڈھونڈھتا ہوں میں

الٰہی تیری چوکھٹ پر

اللہ ہی تیری چوکھٹ پر بھکاری بن کر ایا ہوں
سراپا فقر ہوں عجز وندامت ساتھ لایا ہوں
بھکاری وہ کہ جس کے پاس جھولی ہے نہ پیالہ ہے
بھکاری وہ جسے حرص و ہوس نے مار ڈالا ہے
متاعِ دین و دانش نفس کے ہاتھوں سے لٹوا کر
سکونِ قلب کی دولت ہوس کی بھینٹ چڑھوا کر
لٹا کر ساری پونجی غفلت و نسیاں کی دلدل میں
سہارا لینے آیا ہوں ترے کعبے کے آنچل میں
گناہوں کی لپیٹ سے کائناتِ قلب افسردہ
ارادے مضمحل، ہمت شکستہ، حوصلے مردہ
کہاں سے لاؤں طاقت دل کی سچی ترجمانی کی
کہ کس جھنجھال میں گزری ہیں گھڑیاں زندگانی کی
خلاصہ یہ کہ بس جل بھن کے اپنی روسیاہی سے
سراپا فقر بن کر اپنی حالت کی تباہی سے
ترے دربار میں لایا ہوں اب اپنی زبوں حالی
تری چوکھٹ کے لائق ہر عمل سے ہاتھ ہیں خالی
یہ تیرا گھر ہے تیرے مہر کا دربار ہے مولا
سراپا نور ہے اک مَہبطِ انوار ہے مولا

تری چوکھٹ کے جو آداب ہیں میں ان سے خالی ہوں
نہیں جس کو سلیقہ مانگنے کا وہ سوالی ہوں
زباں غرقِ ندامت دل کی ناقص ترجمانی پر
خدایا رحم میرے اس زبانِ بے زبانی پر
یہ آنکھیں خشک ہیں یارب انہیں رونا نہیں آتا
سلگتے داغ ہیں دل میں جنہیں دھونا نہیں آتا
الٰہی تیری چوکھت پر بھکاری بن کے آیا ہوں

طالب دعا
ریحان

وہ میرا نبی ہے

وہ جس کے لیے محفلیں کونین سجی ہے
فردوس بریں جس کے وسیلے سے بنی ہے
وہ ہاشمی مکّی مدنیُ العربی ہے
وہ میرا نبی ، میرا نبی ، میرا نبی ہے۔

احمد ہے محمد ہے وہی ختمِ رُسل ہے
مخدوم و مربّی ہے وہی والیٔ کل ہے
اُس پر ہی نظر سارے زمانے کی لگی ہے
وہ میرا نبی ، میرا نبی ، میرا نبی ہے۔

والشّمس ضحیٰ چہرہء انور کی جھلک ہے
والیل سجیٰ گیسوئے حضرت کی لچک ہے
عالم کو ضیاء جس کے وسیلے سے ملی ہے
وہ میرا نبی ، میرا نبی ، میرا نبی ہے۔

اللہ کا فرمان الم نشرح لک صدرک
منسوب ہے جس سے ورفعنا لک ذکرک
جس ذات کا قرآن میں بھی ذکر جلی ہے
وہ میرا نبی ، میرا نبی ، میرا نبی ہے۔

مُزّمل ویٰسین و مدّثر و طٰہٰ
کیا کیا نئے القاب سے مولا نے پکارا
کیا شان ہے اس کی کہ جو اُمّی لقبی ہے
وہ میرا نبی ، میرا نبی ، میرا نبی ہے۔

وہ ذات کہ جو مظہر لو لاک لما ہے
جو صاحب ۔۔۔ ۔۔ بہ معراج ہوا ہے
اصرام امامت جسے نبیوں کی ملی ہے
وہ میرا نبی ، میرا نبی ، میرا نبی ہے۔

کس درجہ زمانے میں تھی مظلوم یہ عورت
پھر جس کی بدولت ملی اسے عزت و رفعت
وہ محسن و غم خوار ہمارا ہی نبی ہے
وہ میرا نبی ، میرا نبی ، میرا نبی ہے۔

وہ اِن کا نبی ، اُن کا نبی ، سب کا نبی ہے

طالب دعا
ریحان

درد سے یادوں سے

درد سے، یادوں سے، اشکوں سے شناسائی ہے
کتنا آباد مرا گوشۂ تنہائی ہے

خار تو خار ہیں، کچھ گُل بھی خفا ہیں مجھ سے
میں نے کانٹوں سے الجھنے کی سزا پائی ہے

میرے پیچھے تو ہے ہر آن یہ خلقت کا ہجوم
اب خدا جانے یہ عزت ہے کہ رسوائی ہے

ہاتھ نیکی سے تہی، سر پہ گناہوں کے پہاڑ
سب سہی، دل یہ مگر تیرا ہی شیدائی ہے

پھونک کر ساری تمناؤں کے دفتر، یہ دل
اب تو بس تیری تمنّا کا تمنائی ہے

اُن کا دیدار تقیؔ کیسا قیامت ہوگا
جب فقط اُن کے تصور میں یہ رعنائی ہے

نظم محبت کیا ہے دل کا

محبت کیا ہے ؟،دل کا درد سے معمور ہو جانا
متاعِ جاں کسی کو سونپ کر مجبور ہو جانا

ہماری بادہ نوشی پر فرشتے رشک کرتے ہیں
کسی کے سنگِ در کو چومنا مخمور ہو جانا

قدم ہیں راہِ اُلفت میں تو منزل کی ہوس کیسی
یہاں تو عین منزل ہے تھکن سے چُور ہو جانا

یہاں تو سر سے پہلے دل کا سودا شرط ہے یارو
کوئی آسان ہے کیا سرمد و منصور ہوجانا

بَسا لینا کسی کو دل میں دل ہی کا کلیجا ہے
پہاڑوں کو توبس آتا ہے جل کر طور ہوجانا

نظر سے دور رہ کر بھی تقیؔ وہ پاس ہیں میرے
کہ میری عاشقی کو عیب ہے مہجور ہوجانا

نظم دنیا کی محفلوں سے

دنیا کی محفلوں سے اکتا گیا ہوں یا رب
کیا لطف انجمن کا جب دل ہی بجھ گیا ہو

شورش سے بھاگتا ہوں دل ڈھونڈتا ہے میرا
ایسا سکوت جس پر تقریر بھی فدا ہو

مرتا ہوں خامشی پر یہ آرزو ہے میری
دامن میں کوہ کے اک چھوٹا سا جھونپڑا ہو

آزاد فکر سے ہوں عزلت میں دن گزاروں
دنیا کے غم کا دل سے کانٹا نکل گیا ہو

لذت سرود کی ہو چڑیوں کے چہچہوں میں
چشمے کی شورشوں میں باجا سا بج رہا ہو

گل کی کلی چٹک کر پیغام دے کسی کا
ساغر ذرا سا گویا مجھ کو جہاں نما ہو

ہو ہاتھ کا سرہانا سبزے کا ہو بچھونا
شرمائے جس سے جلوت خلوت میں وہ ادا ہو

مانوس اس قدر ہو صورت سے میری بلبل
ننھے سے دل میں اس کے کھٹکا نہ کچھ مرا ہو

صف باندھے دونوں جانب بوٹے ہرے ہرے ہوں
ندی کا صاف پانی تصویر لے رہا ہو

ہو دل فریب ایسا کوہسار کا نظارہ
پانی بھی موج بن کر اٹھ اٹھ کے دیکھتا ہو

آغوش میں زمیں کی سویا ہوا ہو سبزہ
پھر پھر کے جھاڑیوں میں پانی چمک رہا ہو

پانی کو چھو رہی ہو جھک جھک کے گل کی ٹہنی
جیسے حسین کوئی آئینہ دیکھتا ہو

مہندی لگائے سورج جب شام کی دلہن کو
سرخی لیے سنہری ہر پھول کی قبا ہو

راتوں کو چلنے والے رہ جائیں تھک کے جس دم
امید ان کی میرا ٹوٹا ہوا دیا ہو

بجلی چمک کے ان کو کٹیا مری دکھا دے
جب آسماں پہ ہر سو بادل گھرا ہوا ہو

پچھلے پہر کی کوئل وہ صبح کی موذن
میں اس کا ہم نوا ہوں وہ میری ہم نوا ہو

کانوں پہ ہو نہ میرے دیر و حرم کا احساں
روزن ہی جھونپڑی کا مجھ کو سحر نما ہو

پھولوں کو آئے جس دم شبنم وضو کرانے
رونا مرا وضو ہو نالہ مری دعا ہو

اس خامشی میں جائیں اتنے بلند نالے
تاروں کے قافلے کو میری صدا درا ہو

ہر دردمند دل کو رونا مرا رلا دے
بے ہوش جو پڑے ہیں شاید انہیں جگا دے

طلب دعا

ریحان

نظم مجھے زندگی میں یا رب

مجھے زندگی میں یارب! سر بندگی عطا کر
مرے دل کی بے حسی کو ، غمِ عاشقی عطا کر

ترے درد کی چمک ہو ، تری یاد کی کسک ہو
مرے دل کی دھڑکنوں کو ، نئی بے کلی عطا کر

جو تجھی سے لو لگادے ، جو مجھے میرا پتا دے
میرے عہد کی زباں میں ، مجھے گم رہی عطا کر

میں سفر میں سو نہ جاؤں ، میں یہیں پہ کھو نہ جاؤں
مجھے ذوق و شوقِ منزل کی ہمہ ہمی عطاکر

بڑی دور ہے ابھی تک ، رگِ جان کی مسافت
جو دیا ہے قرب تو نے ، تو شعور بھی عطاکر

بھری انجمن میں رہ کر ، نہ ہو آشنا کسی سے
مجھے دوستوں کے جھرمٹ میں وہ بے کسی عطاکر

کہیں مجھ کو ڈس نہ جائیں یہ اندھیرے بجلیوں کے
جو دلوں میں نور کردے وہی روشنی عطا کر

مجھے تیری جستجو ہو ، مرے دل میں تو ہی تو ہو
مرے قلب کو وہ فیضِ درِ عارفی عطا کر

دربار میں حاضر ہیں

دربار میں حاضر ہے --- اک بندۂ آوارہ
آج اپنی خطاؤں کا --- لادے ہوئے پشتارا

سرگشتہ و درماندہ --- بے ہمت و ناکارہ
وارفتہ و سرگرداں-- بے مایہ و بے چارہ
شیطاں کا ستم خوردہ -- اس نفس کا دکھیارا
ہر سمت سے غفلت کا --- گھیرے ہوئے اندھیارا

دربار میں حاضر ہے --- اک بندۂ آوارہ
آج اپنی خطاؤں کا --- لادے ہوئے پشتارا

جذبات کی موجوں میں --- لفظوں کی زباں گم ہے
عالم ہے تحیر کا --- یارائے بیاں گم ہے
مضمون جو سوچا تھا --- کیا جانے کہاں گم ہے
آنکھوں میں بھی اشکوں کا --- اب نام و نشاں گم ہے
سینے میں سلگتا ہے --- رہ رہ کے اک انگارہ

دربار میں حاضر ہے --- اک بندۂ آوارہ
آج اپنی خطاؤں کا --- لادے ہوئے پشتارا

آیا ہوں ترے در پر ۔۔۔ خاموش نوا لے کر
نیکی سے تہی دامن ۔۔۔ انبارِ خطا لے کر
لیکن تری چوکھٹ سے ۔۔۔ امیدِ سخا لے کر
اعمال کی ظلمت میں ۔۔۔ توبہ کی ضیا لے کر
سینے میں تلاطم ہے ۔۔۔ دل شرم سے صدپارہ

دربار میں حاضر ہے ۔۔۔ اک بندۂ آوارہ
آج اپنی خطاؤں کا ۔۔۔ لادے ہوئے پشتارا

امید کا مرکز ہے ۔۔۔ رحمت سے بھرا گھر ہے
اس گھر کا ہر اک ذرہ ۔۔۔ رشکِ مہ و اختر ہے
محروم نہیں کوئی ۔۔۔ جس در سے یہ وہ در ہے
جو اس کا بھکاری ہے ۔۔۔ قسمت کا سکندر ہے
یہ نور کا قلزم ہے ۔۔۔ یہ امن کا فوّارہ

دربار میں حاضر ہے ۔۔۔ اک بندۂ آوارہ
آج اپنی خطاؤں کا ۔۔۔ لادے ہوئے پشتارا

یہ کعبہ کرشمہ ہے ۔۔۔ یارب تری قدرت کا
ہر لمحہ یہاں جاری ۔۔۔ میزاب ہے رحمت کا
ہر آن برستا ہے ۔۔۔ دھن تیری سخاوت کا
مظہر ہے یہ بندوں سے ۔۔۔ خالق کی محبت کا
اس عالم پستی میں ۔۔۔ عظمت کا یہ چوبارا

دربار میں حاضر ہے ۔۔۔ اک بندۂ آوارہ
آج اپنی خطاؤں کا ۔۔۔ لادے ہوئے پشتارا

یارب! مجھے دنیا میں --- جینے کا قرینہ دے
میرے دلِ ویراں کو --- الفت کا خزینہ دے
سیلابِ معاصی میں --- طاعت کا سفینہ دے
ہستی کے اندھیروں کو --- انوارِ مدینہ دے
پھر دہر میں پھیلادے --- ایمان کا اجیارا

دربار میں حاضر ہے --- اک بندۂ آوارہ
آج اپنی خطاؤں کا --- لادے ہوئے پشتارا

یارب میری ہستی پر --- کچھ خاص کرم فرما
بخشے ہوئے بندوں میں --- مجھ کو بھی رقم فرما
بھٹکے ہوئے راہی کا --- رخ سوئے حرم فرما
دنیا کو اطاعت سے --- گلزارِ ارم فرما
کردے میرے ماضی کے --- ہر سانس کا کفارہ

طالب دعا
ریحان

ہم نے انکھوں سے دیکھا نہیں ہے مگر

ہم نے انکھوں سے دیکھا نہیں ہے مگر
انکی تصویر سینے میں موجود ہے،
جس نے لاکر کلام الٰہی دیا
وہ محمد مدینے میں موجود ہے۔

ہے نظر میں جمالِ حبیبِ خدا
انکی تصویر سینے میں موجود ہے،
جس نے لاکر کلام الٰہی دیا
وہ محمد ﷺ مدینہ میں موجود ہے۔

ہم نے آنکھوں سے دیکھا نہیں ہے مگر
انکی تصویر سینے میں موجود ہے،
جس نے لاکر کلام الٰہی دیا
وہ محمد ﷺ مدینے میں موجود ہے۔

پھول کھلتے ہیں پڑھ پڑھ کے صلی علیٰ
جھوم کر کہہ رہی ہے یہ بادِ صباء ،
ایسی خوشبو چمن کے گلوں میں کہاں
جو نبی کے پسینے میں موجود ہے۔

ہم نے آنکھوں سے دیکھا نہیں ہے مگر
انکی تصویر سینے میں موجود ہے،
جس نے لاکر کلام الٰہی دیا
وہ محمد ﷺ مدینہ میں موجود ہے۔

ہم نے مانا کہ جنت بہت ہے حَسیں
چھوڑ کر ہم مدینہ نا جائیں کہیں،
یوں تو جنت میں سب ہے، مدینہ نہیں
اور جنت مدینے میں موجود ہے۔

ہم نے آنکھوں سے دیکھا نہیں ہے مگر
انکی تصویر سینے میں موجود ہے،
جس نے لاکر کلام الٰہی دیا
وہ محمد مدینہ میں موجود ہے۔

چھوڑنا تیرا طیبہ گوارہ نہیں
سارے عالم میں ایسا نظارہ نہیں ،
ایسا منظر زمانے نے دیکھا نہیں
جیسا منظر مدینے میں موجود ہے۔

ہم نے آنکھوں سے دیکھا نہیں ہے مگر
انکی تصویر سینے میں موجود ہے،
جس نے لاکر کلام الٰہی دیا
وہ محمد مدینہ میں موجود ہے۔

وہ ابو بکر، فاروق و عثماں، علی
ہیں یہ سب ان کے دینِ مبیں کے فقیہ،
وہ فقیہوں کے افسر شہ انبیاء
وہ شہنشہ مدینے میں موجود ہے۔

ہم نے آنکھوں سے دیکھا نہیں ہے مگر
انکی تصویر سینے میں موجود ہے،
جس نے لاکر کلام الہی دیا
وہ محمد مدینہ میں موجود ہے۔

بے سہاروں کو سینے سے لپٹا لیا
جس نے جو مانگا اس کو عطا کر دیا،
وہ فقیروں کے یاور شہِ انبیاء
وہ شَہَنشَہ مدینے میں موجُود ہے ۔

ہم نے آنکھوں سے دیکھا نہیں ہے مگر
انکی تصویر سینے میں موجود ہے،
جس نے لاکر کلام الہی دیا
وہ محمد مدینہ میں موجود ہے۔

طالب دعا
ریحان

اپنی نسبت سے میں کچھ نہیں ہوں

اپنی نسبت سے میں کچھ نہیں ہوں اِس کرم کی بدولت بڑا ہوں
اُن ٹکڑوں سے اعزاز پاکر تاجداروں کی صف میں کھڑا ہوں

دیکھتا ہوں جب اُن کی عطائیں بھول جاتا ہوں اپنی خطائیں
سر ندامت سے اُٹھتا نہیں ہے جب میں اپنی طرف دیکھتا ہوں

دیکھنے والوں مجھ کو نہ دیکھو دیکھنا ہے اگر تو یہ دیکھو
کس کے دامن سے وابستہ ہوں میں کون والی ہے کس کا گدا ہوں

اِس کرم کو مگر کیا کہو گے میں نے مانا میں سب سے برا ہوں
جو بروں کو سمیٹے ہوئے ہیں اُن کے قدموں میں میں بھی پڑا ہوں

شافع مذنباں کے کرم نے لاج رکھ لی میرے کھوٹے پن کا
نسبتوں کا کرم ہے یہ خالد کھوٹا ہوتے ہوئے بھی کھرا ہوں

طالب دعا

ریحان

نبی نبی نبی نبی ﷺ

چمن چمن کی دلکشی گلوں کی ہے وہ تازگی
ہے چاند جن سے شبنمی وہ کہکشاں کی روشنی
فضاؤں کی وہ راگنی ہواؤں کی وہ نغمگی
ہے کتنا پیارا نام بھی نبی نبی نبی نبی

وہ آمدِ بہار ہے وہ نور کی قطار ہے
فضا بھی خوشگوار ہے ہوا بھی مشک بار ہے
ہوا سے میں نے جب یہ کہا یہ کون آگیا بتا
ہوا پکارتی چلی نبی نبی نبی نبی

زمیں بنے زماں بنے مکیں بنے مکاں بنے
چنیں بنے چناں بنے وہ وجہ کون فکاں بنے
کہا یہ میں نے اے خدا! یہ کس کے صدقہ میں بنا
تو رب نے بھی کہا یہی نبی نبی نبی نبی

وہ حسنِ انتخاب ہے وہ عشقِ لاجواب ہے
وہ رحمتوں کا باب ہے وہ نور کے سحاب ہے
وہ جس طرف نکل گئے فضا میں پھول پھل گئے
کلی کلی پکار اٹھی نبی نبی نبی نبی

جمالیات آپ سے تجلیات آپ سے
تخلیات آپ سے تصرفات آپ سے
بس اک نگاہِ مصطفٰی کہ قبلہ بھی بدل گیا
خمیدہ سر ہے خسروی نبی نبی نبی نبی

چلے جو قتل کو عمر کہا کسی نے روک کر
کہاں چلے اور کدھر مزاج کیوں ہے عرش پر
ذرا بہن کی لو خبر فدا ہے وہ رسول پر
وہ کہہ رہی ہے ہر گھڑی نبی نبی نبی نبی

عمر چلے بہن کے گھر یہ دل میں سوچ سوچ کر
اڑائیں گے ہم ان کا سر جو ہیں نبی کے دین پر
سنا ہے جب قرآن کو خدا کے اس بیان کو
عمر نے بھی کہا یہی نبی نبی نبی نبی

طالب دعا
ریحان

میرا دل بدل دے

میرا غفلت میں ڈوبا دل بدل دے
ہوا و حرص والا دل بدل دے

الٰہی فضل فرما ،دل بدل دے
بدل دے دل کی دنیا ،دل بدل دے

گناہ گاری میں کب تک عمر کاٹوں؟؟
بدل دے میرا رستہ، دل بدل دے

ہٹا لوں آنکھ اپنی ماسوا سے
جیوں میں تیری خاطر، دل بدل دے

کروں قربان اپنی ساری خوشیاں
تو اپنا غم عطا کر، دل بدل دے

سہل فرما مسلسل یاد اپنی
الٰہی رحم فرما،دل بدل دے

پڑا ہوں تیرے در پر دل شکستہ
رہوں کیوںدل شکستہ، دل بدل دے

تیرا ہو جاؤں اتنی آرزو ہے
بس اتنی ہے تمنا ،دل بدل دے

جو ہو دیدار تیرا روزِ محشر
تو دیکھے مسکرا کر دل بدل دے

میری فریاد سن لے میرے مولا
بنا لے اپنا بندہ ،دل بدل دے

دلِ مغموم کو مسرور کر دے
دلِ بے نور کو پر نور کر دے

میرا ظاہر سنور جائے الٰہی
میرے باطن کی ظلمت دور کر دے

طالب دعا
ریحان

صدیق کی بیٹی صدیقہ

تو پیکر علم و صدق و صفا صدیق کی بیٹی صدیقہ
تو اہلیہ محبوب خدا صدیقؓ کی بیٹی صدیقہؓ

یہ میرا قلم یہ میری زباں کیا شان کریں گے تیری بیاں
قرآن ہے تیرا مدح سراصدیقؓ کی بیٹی صدیقہؓ

کیا کہنے ہیں تیری رفعت کے کیا کہنے ہیں تیری عظمت کے
ماشاءاللہ ماشاءاللہ صدیقؓ کی بیٹی صدیقہؓ

ہم کیوں نہ کریں تیری عزت اولاد ہے تیری یہ امت
سب جانتے ہیں ماں کا رتبہ صدیقؓ کی بیٹی صدیقہؓ

یہ بات تو عین حقیقت ہے قدموں میں تمہارے جنت ہے
جو تم سے ہٹا دوزخ میں گرا صدیقؓ کی بیٹی صدیقہؓ

باپ تیرا صدیقؓ اکبر اللہ کا نبیﷺ تیرا شوہر
انعام ہوئے تجھ پر کیا کیا صدیقؓ کی بیٹی صدیقہؓ

تعریف تیری توصیف تیری گیلانی سے کب ہو سکتی ہے
حق تیرا نہیں ہو سکتا ادا صدیقؓ کی بیٹی صدیقہؓ

ہم کیسے مسلمان ہیں

ہم کیسے مسلمان ہیں ہم کیسے مسلمان
ہے خوف خدا دل میں نہ تو غیرت ایمان
ہم کیسے مسلمان ہیں ہم کیسے مسلمان ؟
دنیا کی ہمیں فکر ہے عقبیٰ کا نہیں دھیان
ہم کیسے مسلمان ہیں ہم کیسے مسلمان ؟
ہم صرف سنا کرتے ہیں مسجد کی اذانیں
ہوتی ہی نہیں ہم سے ادا پانچ نمازیں
آباد ہمارے ہیں مکان ، مسجدیں ویران
ہم کیسے مسلمان ہیں ہم کیسے مسلمان ؟
مایوس نظر آتے ہیں مسجد کے منارے
آتا ہی نہیں کوئی مؤذن کے پکارے
منبر پر ہے خاموشی تو محراب ہیں سنسان
ہم کیسے مسلمان ہیں ہم کیسے مسلمان ؟
دنیا کی خرافات میں مغرور ہوئے ہیں
ہم لوگ تلاوت سے بہت دور ہوئے ہیں
گھر گھر نظر آتے ہیں طاقوں میں قرآن
ہم کیسے مسلمان ہیں ہم کیسے مسلمان ؟

ہونٹوں پہ نہیں اب ہیں دین کے ترانے
ذہنوں میں گونجتے ہیں فقط فلموں کے گانے
شیطان کے پابند ہوئے آج مسلمان
ہم کیسے مسلمان ہیں ہم کیسے مسلمان ؟
کیا سنت سرکار (ص) ہمیں یاد نہیں ہے؟
اصحاب کا کردار ہمیں یاد نہیں ہے؟
اب دل میں کہاں جذبہ ء فاروق وعثمان؟
ہم کیسے مسلمان ہیں ہم کیسے مسلمان ؟
رسم و رواج میں سب انسان ہیں ڈوبے
دولت کی فراوانی میں اللہ کو بھولے
افسوس نہیں آج یہ ہیں سرکار کے فرمان
ہم کیسے مسلمان ہیں ہم کیسے مسلمان ؟

طالب دعا
ریحان

نبی کے صحابہ کے رستے پہ

نبی ﷺ کے صحابہ کے رستے پہ چل کے
دلوں کا سکوں ہم نے حاصل کیا ہے
لگا ہے نشہ جب سے جنت کا ہم کو
اُچاٹ اپنا جی اس جہاں سے ہوا ہے

وہ ﷺ طائف کی وادی میں کھا کھا کے پتھر
تمہارے لیے جو تڑپتا رہا تھا
اسی کے طریقے کو پیروں سے روندھا
ذرا خود بتاؤ یہ کیسی وفا ہے؟

یہ وہ موت ہے دوستو جس کی خاطر
نبی ﷺ نے بھی مانگی تھیں رب سے دعائیں
کٹایا ہے اس راہ میں جس نے سر کو
خدا کی قسم وہ امر ہو گیا ہے

سنو! احد کے پار سے یہ صدائیں
انس بن نضر (رضی اللہ عنہ) کی تمھیں کہہ رہی ہیں
جو اللہ کی راہ میں جاں لُٹا دے
وہی اصل میں عاشقِ مصطفیٰ ﷺ ہے

مصائب کے میدان میں کود پڑنا
طلب میں شہادت کی دل کا مچلنا
خدا کے لیے سارے عالم سے کٹنا
حقیقت میں فردوس کا راستہ ہے

محاذوں سے آتی جنت کی خوشبو
میرے دل کو بے چیں کیے جارہی ہے
چلی ہے جو فردوس سے ٹھنڈی ٹھنڈی
جوانو! بلاتی تمہیں یہ صبا ہے

طالب دعا
ریحان

اصحاب محمد حق کے ولی

اصحاب محمد ﷺ حق کے ولی ،بو بکرؓ و عمر عثمانؓ و علیؓ
یارانِ نبیؐ میں سب سے جلی ، بو بکرؓ و عمر عثمانؓ و علیؓ

وہ شمعِ حرم کے پروانے ، وہ ختمِ رسل ﷺ کے دیوانے
بو بکرؓ و عمر عثمانؓ و علیؓ،بو بکرؓ و عمر عثمانؓ و علیؓ

اسلام نے جن کو عزت دی ، اسلام کو قوت جن سے ملی
اِیماں کی روایت جن سے چلی ،بو بکرؓ و عمر عثمانؓ و علیؓ

ترتیب خلافت بھی ہے یہی، ترتیب فضیلت بھی ہے یہی
لگتی ہے یہی ترتیب بھلی ، بو بکرؓ و عمر عثمانؓ و علیؓ

اس نظم کی خوش بو پھیلے گی ،یہ خوش بو ہر سو پھیلے گی
گونجے گا یہ نغمہ گلی گلی ، بو بکرؓ و عمر عثمانؓ و علیؓ

یہ کتبہ حرم کی زینت ہے ، یہ لوح و قلم کی زینت ہے
لکھ شاہ نفیس اب اس کو جلی ، بو بکرؓ و عمر عثمانؓ و علیؓ

ایک دن مرنا ہے اخر موت ہے

بحرِ غفلت یہ تیری ہستی نہیں
دیکھ جنت اس قدر سستی نہیں
راہ گزر دنیا ہے یہ بستی نہیں
جائے عیش و عشرت و مستی نہیں

ایک دن مرنا ہے ،آخر موت ہے
کر لے جو کرنا ہے ،آخر موت ہے

ہو رہی ہے عمر مثلِ برف کم
چپکے چپکے،رفتہ رفتہ،دم بدم
سانس ہے اک راہ روئے ملک عدم
دفعتا اک روز یہ جائے گا تھم

ایک دن مرنا ہے ،آخر موت ہے
کر لے جو کرنا ہے ،آخر موت ہے

ہے یہاں سے تجھ کو جانا ایک دن
قبر میں ہو گا ٹھکانہ ایک دن
منہ خدا کو ہے دکھانا ایک دن
اب نہ غفلت میں گنوانا ایک دن

ایک دن مرنا ہے، آخر موت ہے
کر لے جو کرنا ہے، آخر موت ہے

آخرت کی فکر کرنی ہے ضرور
جیسی کرنی،ویسی بھرنی ہے ضرور
عمر اک دن یہ گزرنی ہے ضرور
قبر میں میت اترنی ہے ضرور

ایک دن مرنا ہے، آخر موت ہے
کر لے جو کرنا ہے ،آخر موت ہے

آنے والی کس سے ٹالی جائے گی؟
جان ٹھہری جانے والی،جائے گی
روح رگ رگ سے نکالی جائے گی
تجھ پہ اک دن خاک ڈالی جائے گی

ایک دن مرنا ہے ،آخر موت ہے
کر لے جو کرنا ہے ،آخر موت ہے

عیش کر غافل نہ تو آرام کر
مال حاصل کر نہ پیدا نام کر
یادِحق دنیا میں صبح و شام کر
جس لیے آیا ہے ،وہ اپنا کام کر

تیرے سوا معبود حقیقی

تیرے سوامعبود حقیقی کوئی نہیں ہے کوئی نہیں
تیرے سواموجود حقیقی کوئی نہیں ہے کوئی نہیں

تیرے سوامقصود حقیقی کوئی نہیں ہے کوئی نہیں
تیرے سوامشہود حقیقی کوئی نہیں ہے کوئی نہیں

تیرے سوامسجود حقیقی کوئی نہیں ہے کوئی نہیں
تیرے سواموجود حقیقی کوئی نہیں ہے کوئی نہیں

اب تورہے بس تادم آخروردزبان اے میرے الہہ
لا الہ الااللہ لا الہ الااللہ
لا الہ الااللہ لا الہ الااللہ

ذکرمیں تیرے سب کوبھلادوں کوئی نہ مجھ کویادرہے
تجھ پہ سب گھربارلٹادوں ۔۔۔۔خانہ دل آبادرہے

سب خوشیوں کوآگ لگادوں غم سے تیرے دل شادرہے
نظرسے اپنی سب کوگرادوں۔۔۔ تجھ سے فقط فریادرہے

ہربحروبرپہ تیری نظرہرشجروحجرپہ تیری نظر
شمس وقمرپہ تیری نظر جن وبشرپہ تیری نظر

عاصی ومومن پہ نظر۔۔۔فاسق وفاجرپہ نظر
تیری نظرکی یکتائی میں گم ہے ہرانسان کی نظر

میرے مولا تیرا ثانی

میرے مولا تیرا ثانی نہیں سارے زمانے میں
تو ہی ہے قادر مطلق سدا اس کارخانے میں

نہ تجھ کو اونگھ آتی ہے نہ تجھ کو نیند آتی ہے
ہے پھر بھی مرضی تیری ساری دنیا کو سلانے میں

سبھی سوتے سے اٹھتے ہی تیری تسبیح کرتے ہیں
ہے کیسی پر اثر دعوت موذن کے جگانے میں

تیری حمد و ثنا کرتے ہیں طائر اپنی بولی میں
کہ تو ہی تو کے گن گاتے ہیں یہ سب چہچہانے میں

سلیماں کو جہاں پر تو نے ہی بادشاہی دی ہے
تو ہی تھا اسکے عالی تخت کو اوپر اڑانے میں

ہیں کرتے رات دن تیری بغاوت یہ تیرے بندے
لگا ہے پھر بھی تو سب کو جہنم سے چھڑانے میں

الٰہی معاف کر دے تو فہد کی بھی خطائیں سب
کہ تیرا حق ادا نہ کر سکا وہ اس ترانے میں

دو روزہ زندگانی

دو روزہ زندگانی ہے جو کرنا ہے ابھی کرلے
یہ دنیا آنی جانی ہے جو کرنا ہے ابھی کرلے

کہاں کے دوست اور بھائی یہ کیسی الفت دنیا
یہ سب آگ گھر پانی ہے جو کرنا ہے ابھی کرلے

یہ ڈھلتی چھاؤں ہے، تیرا شباب اور تیری خوش حالی
یہ دو دن کی جوانی ہے جو کرنا ہے ابھی کرلے

حیاتِ جاودانی کا ذریعہ ہے عمل تیرا
اسی میں کامرانی ہے جو کرنا ہے ابھی کرلے

گیا جو وقت تیرے ہاتھ سے وہ پھر نہ آئے گا
زمانہ بہت باقی ہے جو کرنا ہے ابھی کرلے

تیرے اسلاف نے زورِ عمل سے دی بدل دنیا
انھی کی تو نشانی ہے جو کرنا ہے ابھی کرلے

نصیب بے عمل تو میرے پیغام عمل کو سُن
یہی راز نہانی ہے جو کرنا ہے ابھی کرلے

تیری منزل ہے یاں سے دور اور یہ عالم انسانی
سرائے کاروانی ہے جو کرنا ہے ابھی کرلے

کس سے مانگے اور کہاں جائے

کس سے مانگیں، کہاں جائیں ، کس سے کہیں ، اور دنیا میں حاجت روا کون ہے
سب کا داتا ہے تو ، سب کو دیتا ہے تو ، تیرے بندوں کا تیرے سوا کون ہے
کون مقبول ہے، کون مردود ہے، بے خبر! کیا خبر تجھ کو کیا کون ہے
جب تلیں گے عمل سب کے میزان پر، تب کھلے گا کہ کھوٹا کھرا کون ہے

کون سنتا ہے فریاد مظلوم کی ، کس کے ہاتھوں میں کنجی ہے مقسوم کی
رزق پر کس کے پلتے ہیں شاہ وگدا، مسند آرائے بزمِ عطا کون ہے

اولیا تیرے محتاج اے ربّ کل ، تیرے بندے ہیں سب انبیاء ورُسُل
ان کی عزت کا باعث ہے نسبت تری ، ان کی پہچان تیرے سوا کون ہے

میرا مالک مری سن رہا ہے فغاں ، جانتا ہے وہ خاموشیوں کی زباں
اب مری راہ میں کوئی حائل نہ ہو ، نامہ بر کیا بلا ہے، صبا کون ہے

ابتدا بھی وہی ، انتہا بھی وہی ، ناخدا بھی وہی ، ہے خدا بھی وہی
جو ہے سارے جہانوں میں جلوہ نما ، اس اَحَد کے سوا دوسرا کون ہے

وہ حقائق ہوں اشیاء کے یا خشک وتر ، فہم وادراک کی زد میں ہیں سب ، مگر
ماسوا ایک اس ذاتِ بے رنگ کے ، فہم وادراک سے ماورٰی کون ہے
انبیا، اولیا، اہل بیت نبی ، تابعین وصحابہ پہ جب آ بنی
گر کے سجدے میں سب نے یہی عرض کی، تو نہیں ہے تو مشکل کشا کون ہے

اہل فکر ونظر جانتے ہیں تجھے ، کچھ نہ ہونے پہ بھی مانتے ہیں تجھے
اے نصیرؔ اس کو تو فضلِ باری سمجھ ، ورنہ تیری طرف دیکھتا کون ہے

آنکھوں کا تارا نام محمد

آنکھوں کا تارا نام محمد , دل کا اُجالا نام محمد

دولت جو چاہو دونوں جہاں کی , کر لو وظیفہ نام محمد
آنکھوں کا تارا نام محمد , دل کا اُجالا نام محمد

اللہ اکبر رب العلا نے , ہر شے پہ لکھا نام محمد
آنکھوں کا تارا نام محمد ,دل کا اُجالا نام محمد

پائیں مرادیں دونوں جہاں میں - جس نے پکارا نام محمد
آنکھوں کا تارا نام محمد - دل کا اُجالا نام محمد

پوچھے گا مولیٰ لایا ہے کیا کیا , میں یہ کہوں گا نام محمد
آنکھوں کا تارا نام محمد , دل کا اُجالا نام محمد

اپنے رضا کے قربان جاؤں , جس نے سکھایا نام محمد
اپنے جمیل رضوی کے دل میں , آجا سماں جا نام محمد

آنکھوں کا تارا نام محمد , دل کا اجالا نام محمد

لب پر نعت پاک کا نغمہ

لب پر نعت پاک کا نغمہ کل بھی تھا اور آج بھی ہے
میرے نبی سے میرا رشتہ کل بھی تھا اور آج بھی ہے

اور کسی جانب کیوں جائیں اور کسی کو کیوں دیکھیں
اپنا سب کچھ گنبدِ خضری کل بھی تھا اور آج بھی ہے

پست و ہ کیسے ہو سکتا ہے جس کو حق نے بلند کیا
دونوں جہاں میں ان کا چرچا کل بھی تھا اور آج بھی ہے

بتلا دو گستاخ نبی کو غیرت مسلم زندہ ہے
دین پہ مر مٹنے کا جذبہ کل بھی تھا اور آج بھی ہے

سب ہو آئے ان کے در سے جا نہ سکا تو ایک صبیح
یہ کہ اک تصویر تمنا کل بھی تھا اور آج بھی ہے

میٹھا میٹھا پیارا پیارا

میٹھا میٹھا پیارا پیارا میرے محمد کا نام
ہم سب بھیجیں ان پہ ہزاروں لاکھوں درود و سلام
میٹھا میٹھا پیارا پیارا میرے محمد کا نام

خیرُ البَشَر وہ خَیرُالورا وہ، ہم سب کے رہنما وہ
اُسوہ انہی کی راہِ عمل ہے زندگی ہے چراغ
ہم سب بھیجیں اُن پہ ہزاروں، لاکھوں درود و سلام
کامل انساں محبوبِ یزداں محبوبِ ہر خاص و عام
میٹھا میٹھا پیارا پیارا میرے محمد کا نام

عفو و عطا و لطف و عنایت اُن کی ذات میں غایت
رب جس کی تعریف میں کہہ دے
انک لعلی خلق عظیم
ہم سب بھیجیں اُن پر ہزاروں لاکھوں درود و سلام
روٹھے ہوؤں کو رب سے ملانا میرے محمد کا کام
میٹھا میٹھا پیارا پیارا میرے محمد کا نام

ذکر ہے ان کا بستی بستی گونج رہی ہے محفلِ ہستی
دے کر دنیا بھر کی دولت مل جائے اگر ان کی محبت
ہم سب بھیجیں ان پہ ہزاروں لاکھوں درود و سلام
معراج کی شب عرشِ بریں پر کیسا یہ ان کا مقام
میٹھا میٹھا پیارا پیارا میرے محمد کا نام

دیکھ تری امت کی سانسیں ڈوب چکی ہیں ڈوب رہی ہیں
دھیرے دھیرے مدھم مدھم ان زخموں پہ رکھ دے مرہم
ہم سب بھیجیں ان پہ ہزاروں لاکھوں درود و سلام
امت کے غم میں شب بھر رونا میرے محمد کا کام
میٹھا میٹھا پیارا پیارا میرے محمد کا نام

سب سے عنصب سب سے اعلی میرے محمد کا کام
ڈوبتے ہوؤں کو کنارے لگانا میرے محمد کا کام
سوتے ہوؤں کو پیار سے جگانا میرے محمد کا کام
بے طلبوں میں طلب جگانا میرے محمد کا کام

طالب دعا
ریحان

نام احمد یہ وہ نام ہے اگر

نام احمد یہ وہ نام ہے جو اگر , بے ارادہ بھی منہ سے نکل جائے گا
راہ کے سنگ رازیں بکھر جائیں گے , اہل بے درد کا دل پگھل جائے گا

آمنہ کی ذرا گود بھرنے تو دو , سارے عالم کا نقشہ بدل جائے گا
آمنہ کی ذرا گود بھرنے تو دو , سارے عالم کا نقشہ بدل جائے گا
سنتے ہی آیتیں بت شکن کی خبر , کفر ایماں کے سانچے میں ڈھل جائے گا

نام احمد یہ وہ نام ہے جو اگر , بے ارادہ بھی منہ سے نکل جائے گا
راہ کے سنگ رازیں بکھر جائیں گے , اہل بے درد کا دل پگھل جائے گا

کملی والے فقط کملی والے نہیں , ان پہ شیدا ہے اسمان و زمین
کملی والے فقط کملی والے نہیں , ان پہ شیدا ہے اسمان و زمین
اک اشارے پہ سورج پلٹ ائے گا , پیارا رکھ دے تو پتھر پگھل جائیں گے

نام احمد یہ وہ نام ہے جو اگر , بے ارادہ بھی منہ سے نکل جائے گا
راہ کے سنگ رازیں بکھر جائیں گے , اہل بے درد کا دل پگھل جائے گا

سدرۃ المنتہی پر جو پہنچے نبی , سر جھکا کر یہ جبریل کہنے لگے
سدرۃ المنتہی پر جو پہنچے نبی , سر جھکا کر یہ جبریل کہنے لگے
یا حبیب خدا اب سوا اپ کے , اس سے اگے جو جائے گا جل جائے گا

گوشہ تنہائی

درد سے، یادوں سے، اشکوں سے شناسائی ہے
کتنا آباد مرا گوشۂ تنہائی ہے

خار تو خار ہیں، کچھ گل بھی خفا ہیں مجھ سے
میں نے کانٹوں سے الجھنے کی سزا پائی ہے

میرے پیچھے تو ہے ہر آن یہ خلقت کا ہجوم
اب خدا جانے یہ عزت ہے کہ رسوائی ہے

ہاتھ نیکی سے تہی، سر پہ گناہوں کے پہاڑ
سب سہی، دل یہ مگر تیرا ہی شیدائی ہے

پھونک کر ساری تمناؤں کے دفتر، یہ دل
اب تو بس تیری تمنّا کا تمنائی ہے

اُن کا دیدار تقیؔ کیسا قیامت ہوگا
جب فقط اُن کے تصور میں یہ رعنائی ہے

یہ بھٹکے مسافر کی ہے اک صدا

یہ بھٹکے مسافر کی ہے اک صدا ,آے مولا مجھے اپنے در پر بلا
گناہ گار انسان ہوں کس قدر ,مرے مولا پھر بھی ہوں بندہ ترا

مری جستجو آرزو تیرا گھر ,دعا ہے لبوں پر یہ شام و سحر
ختم ہو وہاں زندگی کا سفر ,جھکا جب تیرے در پر ہو میرا سر

وہ میزاب رحمتِ، طواف حرمِ ,وہ رکن یمانیِ، صفا، ملترم
عطا کرے مرے رب وہ منظر مجھے ,یہ کہتی ہے ہر پل مری چشم نمِ

مرے لب پہ ہے آبِ زم زم کی پیاس ,ہے بےچین روح اور یہ دل ہے اداس
وہ اک سجدہ آخریںِ کی امید ,وہ اک بوسہ حجرِ اسود کی آس...!

گناہوں سے تر زندگانی میری , ہے تاریک شب عمر فانی میری
میری روح کو کر باب روشن عطا, ختم ہو بھلا کب کہانی میری

سنو دل سے یارو

سنو دل سے یارو سلام آخری ہے
نظم آخری ہے , کلام آخری ہے

میرے دوستو زندگی اک سفر ہے
کہیں ٹھہر جانے کی کوشش نہ کرنا
سنو دل سے یارو , سلام آخری ہے
نظم آخری ہے ,کلام آخری ہے

برائی کا بدلہ برائی نہیں ہے
شرافت تو یہ ہے کہ بھلائی کرو تم
اگر راہ میں کوئی کانٹے بچھائے
اسے بھی ستانے کی کوشش نہ کرنا
سنو دل سے یارو , سلام آخری ہے
نظم آخری ہے ,کلام آخری ہے

یہ دنیا بڑی بے وفا ہے سنبھلنا
کہیں دل لگانے کی کوشش نہ کرنا
اگر ہم سے کوئی ضرر تم کو پہنچا
تو ناراض ہونے کی کوشش نہ کرنا
سنو دل سے یارو , سلام آخری ہے
نظم آخری ہے ,کلام آخری ہے

دعا کر لو بھائی جدا ہو رہے ہے
رہی زندگی تو پھر آکر ملیں گے
اگر مر گئے تو دعا کرتے رہنا
آنسو بہانے کی کوشش نہ کرنا
سنو دل سے یارو سلام آخری ہے
نظم آخری ہے کلام آخری ہے

یہ ابلیس ملعون ہے دشمن ہمارا
کہیں لوٹ یہ ایمان ہمارا
مسائل سے گھبرا کر اے ہم نشینوں
چمن چھوڑنے کی کوشش نہ کرنا
سنو دل سے یارو سلام آخری ہے
نظم آخری ہے کلام آخری ہے

میں بوقت سحر

میں بوقت سحر اک چمن میں گیا
ٹہنیوں پہ کھلے پھول تھے جابجا
گل کے پتوں سے میں نے سنی یہ صدا
پڑھ رہے تھے وہ شبنم سے کرکے وضو
اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

پوچھا سورج سے میں نے کہ اے باوفا
کس کے برق تجلی سے تو جل گیا
بولا بتلاؤں کیا اس جلن کا مزا
پھر اسی اگ کی ہے مجھے جستجو
اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

میں بوقت سحر اک چمن میں گیا
ٹہنیوں پہ کھلے پھول تھے جابجا
گل کے پتوں سے میں نے سنی یہ صدا
پڑھ رہے تھے وہ شبنم سے کرکے وضو
اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

پوچھا بلبل سے میں نے اے بتلا
کس کے رخسار کی لو پہ ہے تو فدا
کس کے غم میں ہے تیری یہ حالت تباہ
بولی آنکھوں سے اپنا بہا کے لہو
اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

میں بوقت سحر اک چمن میں گیا
ٹہنیوں پہ کھلے پھول تھے جابجا
گل کے پتوں سے میں نے سنی یہ صدا
پڑھ رہے تھے وہ شبنم سے کرکے وضو
اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

یہ زمیں جب نہ تھی آسماں جب نہ تھا
کوئی یہاں جب نہ تھا کوئی وہاں جب نہ تھا
پڑھ رہے تھے وہ سب مل کے یہ روبرو
اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ
اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ
میں بوقت سحر اک چمن میں گیا
ٹہنیوں پہ کھلے پھول تھے جابجا
گل کے پتوں سے میں نے سنی یہ صدا
پڑھ رہے تھے وہ شبنم سے کرکے وضو
اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

دیکھا ایک دن فقیروں کی۔ محفل میں جا
تھا بچھونا زمین پہ بچھا گھاس کا
تھا ہر طرف فقیروں کا جمگھٹا
کر رہے وہ۔سب دل سے ھو ھو ھو
اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

میں بوقت سحر اک چمن میں گیا
ٹہنیوں پہ کھلے پھول تھے جابجا
گل کے پتوں سے میں نے سنی یہ صدا
پڑھ رہے تھے وہ شبنم سے کرکے وضو
اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

تیرا خادم۔ہوں لیکن گنہگار ہوں
تو ہے بحر کرم میں شرمسار ہوں
میں شفاعت نبی کا طلبگار ہوں
تو نے فرما دیا ہے کہ لا تقنطوا
اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

میں بوقت سحر اک چمن میں گیا
ٹہنیوں پہ کھلے پھول تھے جابجا
گل کے پتوں سے میں نے سنی یہ صدا
پڑھ رہے تھے وہ شبنم سے کرکے وضو
اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

اے رسولے آمین

اے رسول امیں، خاتم المرسلیں، تجھ سا کوئی نہیں ، تجھ سا کوئی نہیں
ہے عقیدہ اپنا بصدق و یقیں، تجھ سا کوئی نہیں ، تجھ سا کوئی نہیں

اے براہیمی و ہاشمی خوش لقب، اے تو عالی نسب، اے تو والا حسب
دودمانِ قریشی کے دُرِ ثمین، تجھ سا کوئی نہیں ، تجھ سا کوئی نہیں

دست قدرت نے ایسا بنایا تجھے، جملہ اوصاف سے خود سجایا تجھے
اے ازل کے حسیں، اے ابد کے حسیں، تجھ سا کوئی نہیں ، تجھ سا کوئی نہیں

بزم کونین پہلے سجائی گئی، پھر تری ذات منظر پر لائی گئی
سید االاولیں، سید الآخریں، تجھ سا کوئی نہیں ، تجھ سا کوئی نہیں

تیرا سکہ رواں کل جہاں میں ہوا، اِس زمیں میں ہوا، آسماں میں ہوا
کیا عرب کیا عجم، سب ہیں زیرِ نگیں، تجھ سا کوئی نہیں ، تجھ سا کوئی نہیں

تیرے انداز میں وسعتیں فرش کی، تیری پرواز میں رفعتیں عرش کی
تیرے انفاس میں خلد کی یاسمیں، تجھ سا کوئی نہیں ، تجھ سا کوئی نہیں

"سدرة ""المنتہیٰ رہگزر میں تری ، "قابَ ""قوسین گردِ سفر میں تری
تو ہے حق کے قریں، حق ہے تیرے قریں، تجھ سا کوئی نہیں ، تجھ سا کوئی نہیں

کہکشاں ضو ترے سرمدی تاج کی، زلف تاباں حسیں رات معراج کی
"لیلۃُ القدر "تیری منور جبیں، تجھ سا کوئی نہیں ، تجھ سا کوئی نہیں

مصطفےٰ مجتبےٰ، تیری مدح وثنا، میرے بس میں ، دسترس میں نہیں
دل کو ہمت نہیں ، لب کو یارا نہیں، تجھ سا کوئی نہیں ، تجھ سا کوئی نہیں

کوئی بتلائے کیسے سراپا لکھوں، کوئی ہے ! وہ کہ میں جس کو تجھ سا کہوں
توبہ توبہ! نہیں کوئی تجھ سا نہیں، تجھ سا کوئی نہیں ، تجھ سا کوئی نہیں

چار یاروں کی شان جلی ہے بھلی، ہیں یہ صدیق، فاروق، عثمان ، علی
شاہدِ عدل ہیں یہ ترے جانشیں، تجھ سا کوئی نہیں ، تجھ سا کوئی نہیں

اے سراپا نفیس انفسِ دوجہاں، سرورِ دلبراں دلبرِ عاشقاں
ڈھونڈتی ہے تجھے میری جانِ حزیں، تجھ سا کوئی نہیں ، تجھ سا کوئی نہیں

طالب دعا

ریحان

غزل دل سے خالی

دل سوز سے خالی ہے نگہ پاک نہیں ہے
پھر اس میں عجب کیا کہ تو بے باک نہیں ہے

ہے ذوق تجلی بھی اسی خاک میں پنہاں
غافل تو نرا صاحب ادراک نہیں ہے

وہ آنکھ کہ ہے سرمۂ افرنگ سے روشن
پرکار و سخن ساز ہے نمناک نہیں ہے

کیا صوفی و ملا کو خبر میرے جنوں کی
ان کا سر دامن بھی ابھی چاک نہیں ہے

کب تک رہے محکومئ انجم میں مری خاک
یا میں نہیں یا گردش افلاک نہیں ہے

بجلی ہوں نظر کوہ و بیاباں پہ ہے میری
میرے لیے شایاں خس و خاشاک نہیں ہے

عالم ہے فقط مومن جانباز کی میراث
مومن نہیں جو صاحب لولاک نہیں ہے

غزل شہر بھی چھوڑا

مجنوں نے شہر چھوڑا تو صحرا بھی چھوڑ دے
نظارے کی ہوس ہو تو لیلیٰ بھی چھوڑ دے

واعظ کمال ترک سے ملتی ہے یاں مراد
دنیا جو چھوڑ دی ہے تو عقبیٰ بھی چھوڑ دے

تقلید کی روش سے تو بہتر ہے خودکشی
رستہ بھی ڈھونڈ خضر کا سودا بھی چھوڑ دے

مانند خامہ تیری زباں پر ہے حرف غیر
بیگانہ شے پہ نازش بے جا بھی چھوڑ دے

لطف کلام کیا جو نہ ہو دل میں درد عشق
بسمل نہیں ہے تو تو تڑپنا بھی چھوڑ دے

شبنم کی طرح پھولوں پہ رو اور چمن سے چل
اس باغ میں قیام کا سودا بھی چھوڑ دے

ہے عاشقی میں رسم الگ سب سے بیٹھنا
بت خانہ بھی حرم بھی کلیسا بھی چھوڑ دے

سوداگری نہیں یہ عبادت خدا کی ہے
اے بے خبر جزا کی تمنا بھی چھوڑ دے

اچھا ہے دل کے ساتھ رہے پاسبان عقل
لیکن کبھی کبھی اسے تنہا بھی چھوڑ دے

جینا وہ کیا جو ہو نفس غیر پر مدار
شہرت کی زندگی کا بھروسا بھی چھوڑ دے

شوخی سی ہے سوال مکرر میں اے کلیم
شرط رضا یہ ہے کہ تقاضا بھی چھوڑ دے

واعظ ثبوت لائے جو مے کے جواز میں
ریحان کو یہ ضد ہے کہ پینا بھی چھوڑ دے

طالب دعا
ریحان

غزل نہ تو زمیں کے لئے

نہ تو زمیں کے لیے ہے نہ آسماں کے لیے
جہاں ہے تیرے لیے تو نہیں جہاں کے لیے

یہ عقل و دل ہیں شرر شعلۂ محبت کے
وہ خار و خس کے لیے ہے یہ نیستاں کے لیے

مقام پرورش آہ و نالہ ہے یہ چمن
نہ سیر گل کے لیے ہے نہ آشیاں کے لیے

رہے گا راوی و نیل و فرات میں کب تک
ترا سفینہ کہ ہے بحر بیکراں کے لیے

نشان راہ دکھاتے تھے جو ستاروں کو
ترس گئے ہیں کسی مرد راہ داں کے لیے

نگہ بلند سخن دل نواز جاں پرسوز
یہی ہے رخت سفر میر کارواں کے لیے

ذرا سی بات تھی اندیشۂ عجم نے اسے
بڑھا دیا ہے فقط زیب داستاں کے لیے

مرے گلو میں ہے اک نغمہ جبرائیل آشوب
سنبھال کر جسے رکھا ہے لا مکاں کے لیے

غزل مسلمان کے لہو

مسلماں کے لہو میں ہے سلیقہ دل نوازی کا
مروت حسن عالم گیر ہے مردان غازی کا

شکایت ہے مجھے یا رب خداوندان مکتب سے
سبق شاہیں بچوں کو دے رہے ہیں خاک بازی کا

بہت مدت کے نخچیروں کا انداز نگہ بدلا
کہ میں نے فاش کر ڈالا طریقہ شاہبازی کا

قلندر جز دو حرف لا الہ کچھ بھی نہیں رکھتا
فقیہ شہر قاروں ہے لغت ہائے حجازی کا

حدیث بادہ و مینا و جام آتی نہیں مجھ کو
نہ کر خاراشگافوں سے تقاضا شیشہ سازی کا

کہاں سے تو نے اے ریحان سیکھی ہے یہ درویشی
کہ چرچا پادشاہوں میں ہے تیری بے نیازی کا

غزل تجھے یاد کیا نہیں

تجھے یاد کیا نہیں ہے مرے دل کا وہ زمانہ
وہ ادب گہ محبت وہ نگہ کا تازیانہ

یہ بتان عصر حاضر کہ بنے ہیں مدرسے میں
نہ ادائے کافرانہ نہ تراش آزرانہ

نہیں اس کھلی فضا میں کوئی گوشۂ فراغت
یہ جہاں عجب جہاں ہے نہ قفس نہ آشیانہ

رگ تاک منتظر ہے تری بارش کرم کی
کہ عجم کے مے کدوں میں نہ رہی مے مغانہ

مرے ہم صفیر اسے بھی اثر بہار سمجھے
انہیں کیا خبر کہ کیا ہے یہ نوائے عاشقانہ

مرے خاک و خوں سے تو نے یہ جہاں کیا ہے پیدا
صلۂ شہید کیا ہے تب و تاب جاودانہ

تری بندہ پروری سے مرے دن گزر رہے ہیں
نہ گلہ ہے دوستوں کا نہ شکایت زمانہ

نظم شیخ کا فتوی

فتوي ہے شیخ کا یہ زمانہ قلم کا ہے
دنیا میں اب رہی نہیں تلوار کار گر

لیکن جناب شیخ کو معلوم کیا نہیں؟
مسجد میں اب یہ وعظ ہے بے سود و بے اثر

تیغ و تفنگ دست مسلماں میں ہے کہاں
ہو بھی، تو دل ہیں موت کي لذت سے بے خبر

کافر کي موت سے بھی لرزتا ہو جس کا دل
کہتا ہے کون اسے کہ مسلماں کي موت مر

تعلیم اس کو چاہیے ترک جہاد کي
دنیا کو جس کے پنجہ خونیں سے ہو خطر

باطل کي فال و فر کي حفاظت کے واسطے
یورپ زرہ میں ڈوب گیا دوش تا کمر

ہم پوچھتے ہیں شیخ کلیسا نواز سے
مشرق میں جنگ شر ہے تو مغرب میں بھی ہے شر

حق سے اگر غرض ہے تو زیبا ہے کیا یہ بات
اسلام کا محاسبہ، یورپ سے در گزر!

نظم یارب دلے مسلم کو

یا رب! دل مسلم کو وہ زندہ تمنا دے
جو قلب کو گرما دے ، جو روح کو تڑپا دے

پھر وادي فاراں کے ہر ذرے کو چمکا دے
پھر شوق تماشا دے، پھر ذوق تقاضا دے

محروم تماشا کو پھر دیدۂ بینا دے
دیکھا ہے جو کچھ میں نے اوروں کو بھی دکھلا دے

بھٹکے ہوئے آہو کو پھر سوئے حرم لے چل
اس شہر کے خوگر کو پھر وسعت صحرا دے

پیدا دل ویراں میں پھر شورش محشر کر
اس محمل خالي کو پھر شاہد لیلا دے

اس دور کي ظلمت میں ہر قلب پریشاں کو
وہ داغ محبت دے جو چاند کو شرما دے

رفعت میں مقاصد کو ہمدوش ثریا کر
خودداري ساحل دے، آزادي دریا دے

بے لوث محبت ہو ، بے باک صداقت ہو
سینوں میں اجالا کر، دل صورت مینا دے

احساس عنایت کر آثار مصیبت کا
امروز کي شورش میں اندیشہء فردا دے

میں بلبل نالاں ہوں اک اجڑے گلستاں کا
تاثیر کا سائل ہوں ، محتاج کو ، داتا دے!

نعت در نبی پر پڑا رہوں گا

درِ نبی ﷺ پر پڑا رہوں گا پڑے ہی رہنے سے کام ہو گا
کبھی تو قسمت کھلے گی میری کبھی تو میرا سلام ہو گا

خلافِ مقصود کچھ ہوا ہے نہ کوئی عاشق سے کام ہو گا
خدا بھی ہو گا ادھر ہی اے دل جدھر وہ عالی مقام ہو گا

کیسے ہی جائوں گا عرضِ مطلب ملے گا جب تک نہ دل کا مطلب
نہ شامِ مطلب کی صبح ہو گی نہ یہ فسانہ تمام ہو گا

جو دل سے ہے مائلِ پیامبر یہ اس کی پہچان ہے مقرر
کہ ہر دم اس بے نوا کے لب پر درود ہو گا سلام ہو گا

اسی توقع پہ جی رہا ہوں یہی تمنا جلا رہی ہے
نگاہِ لطف و کرم نہ ہو گی تو مجھ کو جینا حرام ہو گا

درِ نبی ﷺ پر پڑا رہوں گا پڑے ہی رہنے سے کام ہو گا
کبھی تو قسمت کھلے گی میری کبھی تو میرا سلام ہو گا

حمد وہی خدا ہے

کوئی تو ہے جو نظامِ ہستی چلا رہا ہے ، وہی خدا ہے
دکھائی بھی جو نہ دے ، نظر بھی جو آرہا ہے وہی خدا ہے

تلاش اُس کو نہ کر بتوں میں ، وہ ہے بدلتی ہوئی رُتوں میں
جو دن کو رات اور رات کو دن بنا رہا ہے ، وہی خدا ہے

وہی ہے مشرق وہی ہے مغرب ، سفر کریں سب اُسی کی جانب
ہر آئینے میں جو عکس اپنا دکھا رہا ہے ، وہی خدا ہے

کسی کو سوچوں نے کب سراہا ، وہی ہوا جو خدا نے چاہا
جو اختیارِ بشر پہ پہرے بٹھا رہا ہے ، وہی خدا ہے

نظر بھی رکھے ،سماعتیں بھی ، وہ جان لیتا ہے نیتیں بھی
جو خانہء لاشعور میں جگمگا رہا ہے ، وہی خدا ہے

کسی کو تاجِ وقار بخشے ، کسی کو ذلت کے غار بخشے
جو سب کے ماتھے پہ مہرِ قدرت لگا رہا ہے ، وہی خدا ہے

سفید اُس کا سیاہ اُس کا ، نفس نفس ہے گواہ اُس کا
جو شعلہء جاں جلا رہا ہے ، بُجھا رہا ہے ، وہی خدا ہے

نعت سلام اس پر

سلام اس پر کہ جس نے بے کسوں کی دستگیری کی
سلام اس پر کہ جس نے بادشاہی میں فقیری کی

سلام اس پر کہ اسرار محبت جس نے سکھلائے
سلام اس پر کہ جس نے زخم کھا کر پھول برسائے

سلام اس پر کہ جس نے خوں کے پیاسوں کو قبائیں دیں
سلام اس پر کہ جس نے گالیاں سن کر دعائیں دیں

سلام اس پر کہ دشمن کو حیات جاوداں دے دی
سلام اس پر، ابو سفیان کو جس نے اماں دے دی

سلام اس پر کہ جس کا ذکر ہے سارے صحائف میں
سلام اس پر، ہوا مجروح جو بازار طائف میں

سلام اس پر، وطن کے لوگ جس کو تنگ کرتے تھے
سلام اس پر کہ گھر والے بھی جس سے جنگ کرتے تھے

سلام اس پر کہ جس کے گھر میں چاندی تھی نہ سونا تھا
سلام اس پر کہ ٹوٹا بوریا جس کا بچھونا تھا

سلام اس پر جو سچائی کی خاطر دکھ اٹھاتا تھا
سلام اس پر، جو بھوکا رہ کے اوروں کو کھلاتا تھا

سلام اس پر، جو امت کے لئے راتوں کو روتا تھا
سلام اس پر، جو فرش خاک پر جاڑے میں سوتا تھا

سلام اس پر جو دنیا کے لئے رحمت ہی رحمت ہے
سلام اس پر کہ جس کی ذات فخر آدمیت ہے

سلام اس پر کہ جس نے جھولیاں بھردیں فقیروں کی
سلام اس پر کہ مشکیں کھول دیں جس نے اسیروں کی

سلام اس پر کہ جس کی چاند تاروں نے گواہ دی
سلام اس پر کہ جس کی سنگ پاروں نے گواہی دی

سلام اس پر، شکستیں جس نے دیں باطل کی فوجوں کو
سلام اس پر کہ جس کی سنگ پاروں نے گواہی دی

سلام اس پر کہ جس نے زندگی کا راز سمجھایا
سلام اس پر کہ جو خود بدر کے میدان میں آیا

سلام اس پر کہ جس کا نام لیکر اس کے شیدائی
الٹ دیتے ہیں تخت قیصریت، اوج دارائی

سلام اس پر کہ جس کے نام لیوا ہر زمانے میں
بڑھادیتے ہیں ٹکڑا، سرفروشی کے فسانے میں

سلام اس ذات پر، جس کے پریشاں حال دیوانے
سناسکتے ہیں اب بھی خالد و حیدر کے افسانے

درود اس پر کہ جس کی بزم میں قسمت نہیں سوتی
درود اس پر کہ جس کے ذکر سے سیری نہیں ہوتی

درود اس پر کہ جس کے تذکرے ہیں پاک بازوں میں
درود اس پر کہ جس کا نام لیتے ہیں نمازوں میں

درود اس پر، جسے شمع شبستان ازل کہیئے
درود اس ذات پر، فخرِ بنی آدم جسے کہیئے

نعت میرے دل میں ہے یاد محمد

میرے دل میں ہے یادِ محمد میرے ہونٹوں پہ ذکرِ مدینہ
تاجدارِ حرم کے کرم سے آ گیا زندگی کا قرینہ

میں غلامِ غلامانِ احمد میں سگِ آستانِ محمد
قابلِ فخر ہے موت میری قابلِ رشک ہے میرا جینا

دل شکستہ ہے میرا تو کیا غم اس میں رہتے ہیں شاہِ دوعالم
جب سے مہماں ہوئے ہیں وہ دل میں، دل مرا بن گیا ہے مدینہ

ہر خطا پر مری چشم پوشی ہر طلب پر عطاؤں کی بارش
مجھ گناہ گار پر کس قدر ہیں مہرباں تاجدارِ مدینہ

مجھ کو طوفاں کی موجوں کا کیا ڈر یہ گزر جائیں گی رخ بدل کر
ناخُدا ہیں مرے جب محمد کیسے ڈوبے گا میرا سفینہ

دولتِ عشق سے دل غنی ہے میری قسمت ہے رشکِ سکندر
مدحتِ مصطفٰی کی بدولت مل گیا ہے مجھے یہ خزینہ

دعا کرم مانگتا ہوں

کرم مانگتا ہوں عطا مانگتا ہوں
یا الٰہی میں تجھ سے دُعا مانگتا ہوں

عطا کر تو شانِ کریمی کا صدقہ
دلا دے الٰہی رحیمی کا صدقہ

نہ مانگوں گا تجھ سے
تو مانگو گا کس سے

تیرا ہوں میں تجھ سے دُعا مانگتا ہوں

جو مُفلس ہیں اُن کو دولت تو عطا کر
جو بیمار ہیں اُن کو صحت عطا کر

مریضوں کی خاطر شفا مانگتا ہوں
الٰہی میں تجھ سے دُعا مانگتا ہوں

الٰہی ہمیں شادو مسرور رکھنا
بلائوں سے ہمیں صدا دور رکھنا

پریشانیاں ہم کو گھیرے ہوئے ہیں
پریشانیوں سے پناہ مانگتا ہوں

نعت تو شمع رسالت ہے

تو شمع رسالت ہے عالم تیرا پروانہ
تو ماہ نبوت ہے اے جلوہ جاناناں

تو ماہ نبوت ہے اے جلوہ جاناناں
جو ساقی کوثر کے چہرے سے نقاب اٹھے

ہر دل بنے میخانہ ہر آنکھ ہو پیمانہ
ہر دل بنے میخانہ ہر آنکھ ہو پیمانہ

سنگ در جاناں پر کرتا ہوں جبیں سائی
سجدہ نہ سمجھ نجدی سر دیتا ہوں نذرانہ
سجدہ نہ سمجھ نجدی سر دیتا ہوں نذرانہ
دل اپنا چمک اٹھے ایمان کی طلعت سے

کر آنکھیں بھی نورانی اے جلوہ جاناناں
کر آنکھیں بھی نورانی اے جلوہ جاناناں

گر پڑ کے یہاں پہنچا مر مر کے اسے پایا
چھوٹے نہ الہی اب سنگ در جاناں

چھوٹے نہ الہی اب سنگ در جاناں
سرکار کے جلووں سے روشن ہے دل نوری

نظم کشمیر کے نام

آج ریحان سوچ رہا ہے کوئی بات کرے
قومیں مسلم کے جوانو سے سوالات کروں
تبصرہ میں بھی کوئی بر سرے حالات کروں
کچھ اپنے بھی جذبات اور خیالات پیش کرو
بے حشی دیکھ کے دیکھتا رہوں یا بات کروں
ان سے منہ پھیر لوں یا طنز کی برسات کروں
اے مسلمان بتاں تیری جوانی ہے کہاں
تیری غیرت ہے کہاں آنکھ کا پانی ہے کہاں
انبیاء اور صحابہ کی روایت تو ہے
انبیاء اور صحابہ کی نشانی ہے کہاں
جو تیرے جسم سے آنکھوں سے جھلک جاتی تھی
خون میں ڈوبنے والی وہ روانی ہے کہاں
تیرے نارو سے پلٹ جاتی تھی اغیار کی فوج
وہ شجاعت ہے کہاں شاہ زمانی ہے کہاں
عظمتیں دین پے اے جانوں کو لٹانے والے
غیرت قوم پے سر اپنا کتانے والے
کم سے کم ہاتھ اٹھا کے ہی اشارہ کر دے
کٹے ہاتھوں سے علم اونچا اٹھانے والے
دل سے ایک نعرہ تکبیر لگا کر تو بتا
تیرے پیارے ہیں محمد کے گھرانے والے
بے حشی اوڑھ کے بیٹھا ہے مکان میں چپ کر

تجھکو تکتے ہیں تعجب سے زمانے والے
ریحان تیرا کہنا ہے کہ دنیا تجھے مقصود نہیں
تیرا اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں
لیکن اس غیرت ایمانی کا کیوں ذکر بھی ہو
جو تیرے جسم تیری روح میں موجود نہیں
عصمت قومیں مسلمان کو بچانے والے
تیری غیرت تیرے گھر تک ہی تو محدود نہیں
جسکے طلوؤں کے نشان تیری زبان پر ابھرے
کیا یہ حاکم تیرے داتا تیرے مسجود نہیں
ریحان ایک دفع سوچ کب ہوش میں آئیگا تو
اپنے معیار کو کس درجے گرائیگا تو
ریحان کشمیر کے بوڑھے سے تیرا رشتہ نہیں کیا
فقط اپنے ہی والد کو بچائے گا تو
کیا کشمیر کی ماؤں سے بھی بیگانہ ہے تو
کیا فقط اپنی ہی امی کو بچالے گا تو ک
کیا کشمیر کی لڑکی بھی تیری بہن نہیں
آبروں اپنی ہی بہن کی بچائے گا تو
ریحان معصوم سے بچوں کی طرف دیکھ بھی لے
کب تلک ان سے نگاہ کو ہٹائے گا تو
ریحان دیکھ معصوم فرشتوں کی پڑی لاشوں کو
سچ بتا کیسے انہیں بھول پائے گا تو
یاد رکھ ریحان غفلت اچھی نہیں ورنہ ایک دن
اپنے ہی بچوں کی لاشوں کو اٹھائے گا تو
تو اگر انکو وہاں جا کر بچا نہیں پایا
کھل کے جذبات کا اظہار تو کر سکتا ہے تو

ریحان بے حسی اوڑھ کے سوئے ہیں جو مسلمان حکام
انہیں نیند سے بیدار تو کر سکتا ہے تو
ریحان تکلیف کا جذبہ جو تیرے بس میں نہیں
اپنی تکلیف کا اظہار تو کر سکتا ہے تو
ریحان مانا تیرے ہتھیار تیرے پاس نہیں
اپنی آواز کو ہتھیار تو بنا سکتا ہے تو
دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے
اسی بنیاد پے للکار تو کر سکتا ہے تو
ریحان سبھی اعلامے اسلام کے حکام سے بول
یہ کہ سب نارائے ایمان لگانے والو
اسی اللہ سے ڈر جاؤ جسے تم مانتے ہو
ایک نشان اپنی جبینوں پے سجانے والو
کیا تمہیں عدل کا مفہوم بھی معلوم نہیں
نارو ظلم کو انصاف بتانے والو
کیا شریعت تمہیں راستہ بھی نہیں دکھلاتی
سارے احکام شریعت سے نبھانے والو
حق و باطل کا بھی تم فرق سمجھنے سے رہے
رات دن کلمہ حق سننے سنانے والو
تم اگر حق پے ہو پھر کس بات کا ڈر ہے تمکو
کیا وسائل کی کمی دیکھ کے ڈر جاتے ہو
ریحان ہتھیار کی قلت پے پریشان ہو کیا
یا ریحان ناسازی حالات سے گھبراتے ہو
اقتدار اور حکومت کو کوئی خطرہ ہے کیا
حق کی بات کہنے میں کیوں شرماتے ہو
ریحان زیادہ افراد سے لرزتے ہو کیا
کیا سب ہو گیا جو فرض سے گھبراتے ہو کیا

ریحان حق پر ہو تو فقط اللہ ہی کافی ہے
اپنے اللہ کا کہا کس لیے جھٹلاتے ہو تم
کہیں ایسا تو نہیں بھیج دیا خود کو
دین و ایمان کا سودا تو نہیں کر ڈالا
سچ بتا کہ کہیں کھا کے یہودی لقمہ
اپنے ایمان کو کھوٹا تو نہیں کر ڈالا
ریحان پکڑ کے اللہ کو اور اسکے نبی کا دامن
ان دونوں کو رسوا تو نہیں کر ڈالا
تم نے بھی دولت دستار کے لالچ میں کہی
اپنے کردار کو کھوٹا تو نہیں کر ڈالا
آنکھ پھیری تو نہیں اپنے نبی سے تم نے
اور شریعت کا تماشا تو نہیں کر ڈالا
کہیں انگریزوں کے تلوے تو نہیں چاٹ لئے
موڑ کر رخ اُسے قبلہ تو نہیں کر ڈالا
یاد رکھو ریحان اگر ایسا کیا ہے تم نے
تب تو قدرت تمہیں انجام پے پہنچائے گی
جلد ہی خاک میں ملی ہوگی ریحان تمہاری ہستی
اور ریحان تقدیر تمہیں آئینہ دکھلائے گی
یاد رکھو ریحان جو رعایا ہے تمہاری محکم
ضبط کھو دیگی تو سڑکوں پے اتر آئیگی
جس نے عزت سے بٹھایا ہے تمہیں مسند پر
وہ رعایا تمہیں فاسی پے بھی لٹکائے گی
اپنی عشرت کے جنازے پے کھڑے ہو کر
اتنا روپے گا کہ دنیا بھی ترس کھائے گی

لوگو اب بھی وقت ہے اللہ کی رسی تھامو
ایک ہو جاؤ شریعت کی حفاظت کے لئے
فرض تو پورا کر ریحان پھر حکومت بھی کرنا
رب نے مسلمان کو ہی بنایا ہے حکومت کے لیے
ریحان ایک دعا اپنے لیے بھی مانگ کہ رب چن لے
اس دفع اہلے کشمیر کی نصرت کے لئے
ایک اور قدم رب کی بنائی ہوئی جنت کے لیے
اور ایک قدم اس نبی ﷺ کی امت کے لیے

طالب دعا
ریحان

اللہ تعالی اس کتاب کو ہمارے لیے آخرت میں اجر عظیم کا ذریعہ عطا فرمائے
اس کتاب کو اگے شیئر کر کے اپنے لیے نیکیاں کمائیں
و صلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ محمد وعلی الہ صحابہ اجمعین

میرے دل کی آہیں

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنفُسَنَا وَإِن لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ

رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلَاةِ وَمِن ذُرِّيَّتِي رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاء

رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ

رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّن لِّسَانِي يَفْقَهُوا قَوْلِي

رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ إِنَّا مُؤْمِنُونَ

رَبَّنَا وَأَدْخِلْهُمْ جَنَّاتِ عَدْنٍ الَّتِي وَعَدتَّهُمْ وَمَن صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِينَ كَفَرُوا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ

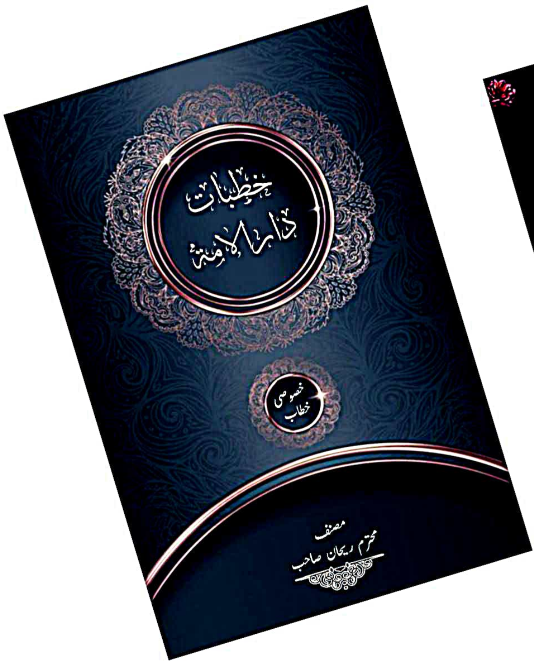
رَبَّنَا وَآتِنَا مَا وَعَدتَّنَا عَلَى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ

رَّبَّنَا إِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُنَادِي لِلْإِيمَانِ أَنْ آمِنُوا بِرَبِّكُمْ فَآمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْأَبْرَارِ

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد وعلیٰ الہ واصحابہ اجمعین

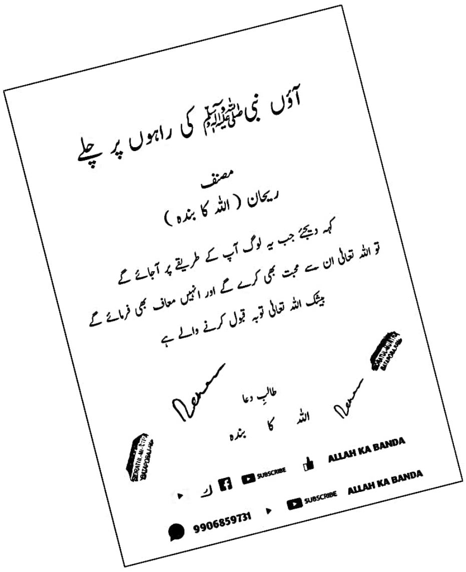
طالب دعا

محترم ریحان صاحب









اور کتابیں پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پہ جا کر ڈاؤن لوڈ کریں

WEBSITE – MUHTARAMREHAANSAHAB.BLOGSPOT.COM